معرکۃ الآراء

مناظرہ

جھوک ڈابہ

مؤلفہ

حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

پتہ مکتبہ اہلسنت، کوٹ ادّو، ضلع مظفر گڑھ

معرکۃ الآرا مناظرہ ـــــــ مؤلفہ علامہ دوست محمد قریشی نقشبندی
ناشر ـــــــ صاحبزادہ محمد عمر نقشبندی
مطبع ـــــــ شاہ اینڈ سنز پروسس پرنٹرز لاہور
تعداد ـــــــ ایک ہزار
قیمت ـــــــ
باردوم ـــــــ شعبان ۱۳۹۵ھ
کتابت ـــــــ محمد شریف کیلانی

إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

معرکۃ الآراء مناظرہ

جس میں ہزاروں کی تعداد میں اہلسنّت اور شیعہ کے روساء و عمائد علماء مقررین مبلغین مناظرین اور اہل علم جمع تھے۔ یہ وہی مناظرہ ہے جس میں شیعی ذاکر محمد اسمٰعیل اور مناظر تنظیم اہلسنّت حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی رح کے مابین مسئلہ ایمان بالقرآن۔ خلافت راشدہ۔ خلافت بلافصل۔ عدم توریث از مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے اہم مسائل پر دو دنوں تک پورے آٹھ گھنٹے مناظرہ ہوتا رہا اور شیعوں کا مناظر ۵۷ دلائل کا جواب نہ دے سکا۔ اور پورے پندرہ منٹ پہلے علامہ قریشیؒ سے شکست فاش کھا کر میدانِ مناظرہ سے فرار کر گیا۔

یوسفی

روئداد مناظرہ جھوک دایہ نزد جہانیاں شاہ ضلع جھنگ

مناظرہ کے انعقاد کی وجہ

رئیس اعظم خاں صاحب حاجی گہنہ خاں گاڈی کو علاقہ کے شیعہ رئیسوں نے شیعیت کی طرف راغب کرنا چاہا اور نہ صرف راغب کیا بلکہ اپنے اثر رسوخ سے مجبور کر دیا۔ اس بنا پر حاجی صاحب قبلہ نے مخدوم المخادیم خواجہ قمر الدین صاحب سیال شریف کی طرف عریضہ ارسال کیا کہ آپ میری ڈوبتی کشتی کو سہارے لگانا چاہتے ہیں تو حق و باطل کی وضاحت کے لئے میرے ہاں مناظرہ کرائیے۔ اہل تشیع کی طرف سے تواریخ ۷، ۱۰ ستمبر مقرر ہو چکی ہیں وہ اپنے مناظرین کو یہاں لے آئیں گے۔ آپ براہِ کرم اہلسنّت کے مناظرین کو لے کر تشریف لائیے۔ بنا بریں حضرت خواجہ صاحب نے حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدرس جامعہ محمدی شریف جھنگ کو دفتر تنظیم اہلسنّت ملتان میں حضرت مولانا عبدالستار صاحب تنظیم اہلسنّت آف تونسہ اور حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی کو لینے کے لئے بھیجدیا مولانا صاحب نے سفر کی کوفت سے قطع نظر کرتے ہوئے حسبۃً للّٰہ جانے سے انکار نہ کیا۔ اور خواجہ صاحب کے حسب الارشاد ملتان پہنچ گئے مولانا عبدالستار صاحب کا چونکہ ان دنوں ڈپٹی کمشنر جھنگ نے داخلہ بند کر دیا تھا اس لئے حضرت علامہ قریشی صاحب اہل تشیع کی کتابیں لے کر ۹ ستمبر کو بوقتِ عصر جھوک دایہ میں پہنچ گئے۔

پبلک کا ہجوم تھا۔ علامہ قریشی صاحب کے آتے ہی اہلسنّت کے دلوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مرزا یوسف حسین لکھنوی اور مولانا چراغ الدین صاحب کے درمیان شرائط مناظرہ پر گفتگو جاری تھی۔ قریشی صاحب نے آتے ہی فرما دیا: مولانا چراغ الدین صاحب سے کہیئے کہ وہ شرائط مناظرہ طے نہ کریں میں خود بخود ان سے شرائط مناظرہ طے کر لوں گا۔ چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد دیر مناظر اہل تشیع کی انتظار کی گئی لیکن وہ بجائے ۸ بجے شام کے ۱۱ بجے رات کے تشریف لائے مرزا یوسف حسین کا علاّمہ قریشیؒ کے سامنے مقابلہ میں آنا تو درکنار حضرت العلاّمہ کو دیکھتے ہی شرائط مناظرہ طے کرنے کی بھی تاب نہ رہی تھی۔

بہر حال آ ہی گئے۔ شرائط مناظرہ طے کرتے وقت مرزا جی کے جس طرح حواس باختہ ہوئے وہ کیفیت ان لوگوں سے پوچھیئے جو وہاں موجود تھے۔ ذیل میں شرائط مناظرہ کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ یہ وہی نقشہ ہے جسے خواجہ صاحب سیال شریف نے اپنے ہاتھوں سے وہیں بیٹھ کر ٹائپ فرمایا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شرائط مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت وشیعہ حضرات بمقام جھوک دلیہ نزد کوٹ عیسے شاہ ضلع جھنگ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۵ء از ۹ بجے دن تا گیارہ بجے دن اور ۲ بجے شام تا ۵ بجے شام۔

جو فریق وقت مقررہ پر نہ پہنچے گا۔ اس کی شکست متصور ہوگی۔

۱۔ یہ مناظرہ باتفاق فریقین ہو رہا ہے۔ ہر دو فریق بانیان مناظرہ اپنے اپنے فریق کے حفظ امن کے ذمہ دار ہوں گے حفظ امن کے لئے جو وسائل وہ

مناسب سمجھیں گے اختیار کریں گے۔ چنانچہ ایک وسیلہ یہ ہوگا کہ جانبین
کے دس دس آدمی درمیان میں حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

۲۔ موضوع ۱ مناظر اہل تشیع شیعوں کا ایمان بالقرآن باقوال الائمۃ الکرام
وغیرہم ثابت کرے گا۔ مناظر اہلسنت اس کی تردید کرے گا۔ موضوع ۲
اثبات خلافت حضرات ثلاثہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم آیات قرآن مجید وکتب
معتبرہ اہل تشیع سے بذمہ اہلسنت وتردید بذمہ اہل تشیع۔

موضوع ۳ مناظر اہل تشیع سیدنا علی مرتضےٰؓ کی خلافت بلا فصل بآیات
القرآن ثابت کرے گا تردید بذمہ اہلسنت۔

موضوع ۴۔ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثا اور فدک کے متعلق
نہ ہونے کو مناظر اہلسنت قرآن اور کتب معتبرہ اہل تشیع سے ثابت کرے گا
تردید بذمہ مناظر اہل تشیع ہوگی۔

۳۔ دونوں مناظروں میں فریقین کی پہلی تقریر پندرہ پندرہ منٹ کی ہوگی۔
اور بعد دس دس منٹ کی۔

۴۔ ہر مدعی آخر میں دس منٹ تقریر کرے گا۔ فریقین کی طرف سے ایک ایک
صدر ہوگا۔ جس کا فرض شرائط کی پابندی کرانا ہوگا۔ کسی مناظر کو شرائط مرقومہ کی
خلاف ورزی کرنے کا حق نہ ہوگا۔ اگر کوئی خلاف ورزی کرے گا۔ تو جانبین کے
صدر اس کو روکیں گے۔ سوائے مناظر کے اور کسی کو بولنے کا حق نہ ہوگا۔
اہلسنت حضرات کی طرف سے قبلہ مخدوم خضر حیات شاہ صاحب یا
جسے وہ اپنا قائم مقام ٹھہرائیں گے۔

اسم گرامی مناظرِ اہلسنّت

حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی
الہاشمی احمد پور شرقیہ صدر مبلغ
تنظیم اہلسنت پاکستان
فقیر دوست محمد قریشی
۱۶ ۹/۵۵

داعی اہلسنّت خان گہنہ خاں گاڈی
رئیس اعظم موضع بھوک دایہ ضلع جھنگ
گہنہ خاں

اسم گرامی مناظرِ اہل تشیع

مرزا یوسف حسین صاحب مبلغ مدرسۃ الواعظین
لکھنو مقیم میانوالی۔
مرزا یوسف حسین لکھنوی ۱۶ ۹/۵۵
بطور نائب میری طرف سے مولانا
محمد اسماعیل صاحب قبلہ مناظرہ کریں
گے۔ ۱۷ ۹/۵۵

میں بطور نائب مناظر حاضر ہوں
محمد اسمٰعیل

داعی اہل تشیع غلام محمد باقر۔ غلام محمد باقر

مناظرہ نمبر (۱)

موضوع ...... ایمان بالقرآن باقوال الائمۃ اکرام وغیرہم۔
مناظر اہلسنّت ...... حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی۔
صدر مبلغ تحریک تنظیم اہلسنّت پاکستان۔
مناظر اہل تشیع .... مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ
صدر مناظر اہلسنّت .... مولانا سید احمد شاہ صاحب پوکیروی

صدر مناظر اہل تشیع ..... مرزا یوسف حسین لکھنوی شکست خوردہ بمقابلہ
علامہ قریشی صاحب
معین مناظر اہلسنت ...... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب مرکزی مبلغ
تنظیم اہلسنت بہاولپور۔
ہر دو معین مناظر اہل تشیع .... ہر دو تلمیذ اسماعیل
حکم اہلسنت .... حضرت خواجہ مولانا قمر الدین صاحب سیال شریف
ضلع سرگودھا۔
حکم اہلِ تشیع .... خادم حسین تلمیذ اسماعیل گوجرہ

تفصیل مناظرہ نمبر (۱) متعلق ایمان بالقرآن

مرزا یوسف لکھنوی کا فرار اور مولوی اسمٰعیل کا مناظرہ

چونکہ اس مناظرہ میں دستخط مرزا یوسف حسین لکھنوی کے ہو چکے تھے اس لئے چاہیئے تھا کہ وہ علامہ قریشی صاحب کے مقابلے میں میدان مناظرہ میں خود آتے۔ مگر اسے یقین تھا کہ وہ قطعی طور پر ناکام یاب ثابت ہوگا۔ اس لئے اس نے فرار کی راہ اختیار کی اور مولوی اسمٰعیل شیعہ کو اپنے قائمقام مناظر منتخب کر دیا۔ حضرت خواجہ صاحب نے اور قبلہ قریشی صاحب نے بے حد اصرار کیا کہ مرزا یوسف صاحب یا تو مناظرہ کریں اور یا شکست نامہ

دستخط کر دے مگر مرزا جی یقے کہ کسی اور جہاں میں بس رہے تھے۔ چہرے پر خوف طاری تھا۔ اور دل پر رعب پورا ایک گھنٹہ جب مرزا جی کو نادم کیا گیا تو قریشی صاحب سے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو مرزا جی میں مناظرے کی طاقت نہیں ہے۔ اب اگر اسمٰعیل مناظرہ کرنا چاہتا ہے تو بسم اللہ میں حاضر ہوں اس کے بعد مناظرہ مولوی اسمٰعیل اور رہا امہ دوست محمد قریشی کے درمیان شروع ہو گیا۔

مولوی اسمٰعیل شیعہ مناظر اہل تشیع کی ابتدائی تقریر

۱۔ خطبہ تحمیدیہ کے بعد۔ حضرات قرآن مجید میں وارد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ دیکھئے اس آیت میں خدا تعالےٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ قرآن کریم کو ہم نے نازل کیا اور قرآن مجید کے محافظ ہم ہیں جب اللہ تعالےٰ قرآن کا محافظ ہے تو اس کے مقابلے میں کوئی روایت قابل قبول نہ ہو گی۔

۲۔ کیونکہ اصول کافی صـ۳۹ میں ہے مَا وَافَقَ کِتَابَ اللہِ فَاقْبَلُوْہُ جو موافق ہو قرآن کے اس کو تسلیم کرو اور جو مخالف ہو اسے تسلیم نہ کرو۔

۳۔ امام رضا فرماتے ہیں اِذَا کَانَتِ الرِّوَایَۃُ خِلَافَ کِتَابِ اللہ جو روایت قرآن کے خلاف ہو وہ قطعاً نا قابل قبول ہے اس بناء پر فریق ثانی کی طرف سے اصول کافی کی جتنی روایتیں پیش کی جائیں گی وہ اس اصول کے مطابق ہمارے مذہب میں نا قابل قبول۔

۴۔ نہج البلاغت میں ہے اِنَّا لَمْ نُحَکِّمْ الرِّجَالَ وَاِنَّمَا حَکَّمْنَا الْقُرْآنَ اگر علی المرتضٰےؑ کے نزدیک یہ قرآن سالم نہ ہوتا تو اس کو امیر معاویہؓ کے سامنے صلح کیوقت پیش نہ کرتے

۵۔ اعتقاد شیخ صدوق میں ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن وہی ہے جو مابین الدفتین ہے۔ پس ہمارا اس قرآن پر ایمان ہے۔ قریشی صاحب کو چاہیئے میرے ان تمام حوالہ جات کا جواب دیں۔

مناظر اہلسنّت (علاّمہ قریشیؒ صاحب)

آپ نے نہایت بلیغانہ انداز میں خطبہ تلاوت فرمایا اور ہنستے ہوئے فرمایا۔ حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب نے بڑی کوشش کی کہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن پر ثابت کریں لیکن نہ کرسکے۔ اوّلاً جو آپ نے آیت تلاوت کی ہے ان کو اس کے پڑھنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اس لئے کہ ابھی تک شیعوں کا موجودہ قرآن کے ساتھ ایمان ہونا بھی مشکوک ہے۔ مولانا کو چاہیئے تھا کہ پہلے اپنا ایمان بالقرآن ائمہ کرام کے اقوال سے ثابت کرتے۔ اس کے بعد قرآنی آیت بطور استدلال پیش کرتے۔

نیز معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو اپنی کتابوں کا مطالعہ بھی نہیں ہے۔ مولانا یہ آیت تو آپ کے مذہب میں اس مسئلے کے اثبات میں قطعاً ناقابل قبول ہے۔

لیجئے یہ میرے ہاتھ میں شیعوں کی کتاب الصافی شرح اصول کافی ہے اس کے ص ۷۶ کتاب فضل القرآن جز ششم باب الهواسط ص ۲ میں ہے۔

درسورۃ حجر اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ گرچہ آیت بلفظ ماضی است و در سورۃ مکیہ است۔ بعد ازیں سورۃ بسیارے قرآن نازل شدہ در مکہ چہ جائے مدینہ پس دلالت نمیکند بر محفوظ بودن جمیع قرآن۔

ترجمہ۔ یہ آیت ماضی کے لفظ کے ساتھ ہے اور مکی سورۃ میں ہے۔ اس کے بعد مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بہت سی آیتیں نازل ہوئی ہیں پس یہ آیت سارے قرآن مجید کے محفوظ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔

جواب (۲) اس پر بس نہیں اسی صفحہ کے سطر ۱۱ پر ملا خلیل قزوینی رقمطراز ہیں ایضاً حفظ قرآن دلالت براین نمیکند کہ نزد ہمہ کس محفوظ باشد چہ مے تواند کہ نزد امام زمان در جمع کہ صاحب سرادیند محفوظ باشد۔

ترجمہ:۔ حفظِ قرآن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب کے پاس محفوظ ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ امام مہدی کے پاس محفوظ ہو۔ مولانا اسمٰعیل صاحب اگر آپ میں جرأت ہے تو میری ان عبارتوں کا جواب دینا ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جواب (۳) باقی مولوی اسمٰعیل صاحب نے اصول کافی کی جو عبارتیں پیش کی ہیں ان سے بھی ان کا استدلال کرنا خلاف عقل ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کے مذہب میں تحریف والی روائتیں ناقابل قبول ہیں تو مولوی صاحب ثابت کریں کہ جب اصول کافی امام مہدی کے پاس غار میں گئی تھی تو انہوں نے ان روایات کو علیحدہ کر دیا ہو اور تصریح کی ہو کہ چونکہ یہ روائتیں قرآن کے

خلاف ہیں لہٰذا ان سے میرا اتفاق نہیں ہے شیعو سنو ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے برعکس امام مہدی نے فرمایا۔ هٰذَا كَافٍ لِشِيْعَتِنَا یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے اگر کافی ہے تو ساری روایتیں قبول کرنی پڑیں گی ورنہ مولوی صاحب امام مہدی کے امتیازی نوٹ دکھائیں۔

جواب (۴)۔ نہج البلاغہ کی پیش کردہ عبارت سے مدعا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ مصالحت میں وہ چیز پیش کی جاتی ہے جو خصم کے نزدیک قابل قبول ہو اگر مولوی صاحب کے نزدیک، حضرت علیؓ کے نزدیک موجودہ قرآن سالم عن الریب ہے اور پورا ہے تو لیجئے میرے ہاتھ میں احتجاج طبرسی ہے اس کے صفحہ ۱۴۷ میں ہے۔

اعتراض ۱۔ فَهُوَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ إِسْقَاطِ الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْقُرْآنِ وَبَيْنَ الْقَوْلِ فِي الْيَتَامٰى وَبَيْنَ نِكَاحِ النِّسَاءِ مِنَ الْخِطَابِ وَالْقِصَصِ أَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِ الْقُرْآنِ۔

حضرت علیؓ کا قول شیعوں کی معتبر کتاب میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ لفظ یتامیٰ اور فانکحوا کے درمیان تہائی سے زیادہ قرآن مجید گر گیا ہے۔ اب اسماعیل صاحب براہ کرم جواب دیں۔

اعتراض ۲۔ صرف یہ نہیں اور سنیئے، حضرت کا قول ہے وَلَوْ شَرَحْتُ لَكَ كُلَّمَا أُسْقِطَ وَحُرِّفَ وَبُدِّلَ مِمَّا يَجْرِي هٰذَا الْمَجْرٰى لَطَالَ وَظَهَرَ مَا يَحْظُرُ التَّقِيَّةُ إِظْهَارَهُ

تقیہ مانع ہے ورنہ بتاتا کہ قرآن مجید سے آیتیں گرا بھی دی گئی ہیں قرآن میں تحریف بھی کی گئی ہے اور بدل بھی دیا گیا ہے۔ لوگو! یہ ہے شیعوں کا اعتقاد توبہ کرو (راقم کہتا ہے کہ جس وقت علامہ قریشی صاحب نے ان کی کتابوں کی عبارتیں پیش کیں تو یک لخت حیران سا ہو گیا) پھر فرمایا اسمٰعیل صاحب میں دیکھوں گا کہ آپ میرے اعتراضات کا کیا جواب دیتے ہیں ؎

پڑا فلک کو کسی دل جلے سے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کر دوں تو دوست نام نہیں

اعتراض ۳ لیجئے یہ ہے تفسیر قمی اس کے صفحہ ۱۲۹ میں آیت غلط لکھی ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَارْجِعُوهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ تفسیر قمی میں یہ آیت غلط لکھی گئی ہے۔ حالانکہ فَارْجِعُوهُ نہیں ہے بلکہ فَرُدُّوهُ ہے۔

۴۔ اسی طرح اصول کافی صفحہ ۱۳۴ مطبوعہ ایران میں بھی اِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ سے پہلے فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعًا ہے جواب دیں۔

۵۔ اسی طرح احتجاج طبرسی صفحہ ۱۲۰ میں ہے مَا يُقِيمُونَ دَعَائِمَ كُفْرِهِمْ کہ قرآن مجید میں ایسی آیتیں بھی ہیں جس سے کفر کے ستون کھڑے ہوتے ہیں ایسے قرآن میں کفر کے ستون ثابت کرنے والو کیا اب بھی دنیا کے سامنے تم یہ کہہ سکو گے کہ ہمارا ایمان قرآن پر ہے؟۔

۶۔ فصل الخطاب صفحہ ۳۰ میں ہے مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ کہ اصل میں قرآن یوں تھا۔ رہا شیخ صدوق وہ منفرد ہے ائمہ کے

قول کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ حضرات میں نے مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ دلائل کے جوابات دینے کے بعد ان پر ۱۸ اعتراضات کئے ہیں انہیں چاہیئے کہ میرے تمام اعتراضات کے جواب نمبر وار دیں ورنہ کوئی جواب قابل قبول نہ ہوگا۔

مناظر اہل تشیع حضرات آپ نے دیکھ لیا مولوی دوست محمد صاحب نہ تو میری پیش کردہ آیت کا جواب دے سکا اور نہ روایت کا

(۱) تفسیر اتقان میں ہے کہ قرآن کے دس لاکھ حروف تھے لیکن اب تین لاکھ ہیں۔

(۲) درِّ منثور میں ہے یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ اَنَّ عَلِیًّا مَّوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حالانکہ اب نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تم بھی تحریف قرآن کے قائل ہو۔

۳۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ معوذتین قرآن میں نہیں ہے۔ قریشی صاحب نے الزام تو ہم پر لگانا چاہا اور لگ گیا ان پر۔

۴۔ بخاری شریف ج ۲ ص ۶۶۸ میں ہے نزلت فی مراسم الحج۔ اس کے ہوتے ہوئے اب بھی آپ ہمیں تحریف قرآن کے قائل کہیں گے۔

لوگو! قریشی صاحب کو چاہیئے کہ میری پیش کردہ عبارتوں کا جواب دے میرا دعویٰ ہے کہ قریشی صاحب جواب نہ دے سکیں گے۔ (اس پر لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مناظر اہل تشیع جواب سے گریز کر رہا ہے) اس پر خادم حسین نے اٹھ کر کہا یہ الزامی جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ غور سے سنو قریشی صاحب نے فرمایا کہ جس کے پاس تحقیقی جواب نہ ہوں وہ الزامیات

پر اتر آتا ہے۔ (مولوی اسماعیل ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد بیٹھ گیا اور آخر میں کہا کہ مولوی صاحب ضعیف روائتیں مت پڑھیئے۔

مناظر اہلسنت:۔ حضرات ہمارا اندازہ صحیح نکلا۔ میں نے پہلی ٹرن میں یہ کہا تھا کہ مولوی اسمٰعیل میں اگر جرأت ہمت دیانت ہے تو میرے اعتراضات کا نمبروار جواب دے مگر جواب دینے کی طاقت اس میں کہاں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ دلائل کو ایسا توڑا کہ جن کے جواب الجواب سے اسمٰعیل قاصر رہا۔ دیکھیئے۔

۱۔ میں نے الصافی ص۲ باب النوادر کا حوالہ پیش کیا مولوی اسمٰعیل نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

۲۔ میں نے الصافی سطر ۱۱ ص۲ کی دوسری عبارت پڑھی مگر مولوی اسمٰعیل صاحب ہضم کر گئے۔

۳۔ میں نے احتجاج طبرسی ص۱۳۷ کے حوالے سے ثابت کیا کہ تیسرا حصہ قرآن کا یا اس سے زیادہ نکالے جانے کے شیعہ قائل ہیں مگر مولوی صاحب نے اس پر توجہ نہ دی۔

۴۔ میں نے احتجاج سے تحریف و تبدیل کا لفظ پیش کرکے اعتراض کیا جس کا جواب آپ نے نہ دیا۔

۵۔ میں نے تفسیر قمی کے حوالہ سے شیعوں کا غلط قرآن پیش کیا لیکن اسمٰعیل صاحب نے ڈکار بھی نہ دیا۔

۶۔ اسی طرح اصول کافی ص۱۳۶ احتجاج ص۱۴۰ فصل الخطاب ص۳۲ کی وہ

عبارتیں پیش کیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعوں کے نزدیک موجودہ قرآن میں ایسی آئتیں بھی العیاذ باللہ موجود ہیں جن سے کفر کے ستون کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ مولوی صاحب اپنا دامن صاف کرتے اُلٹا اُنھوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم بھی تو قائل ہو۔

پس اس کا مطلب یہ ہُوا کہ اسماعیل نے یہ تسلیم کر لیا کہ جس طرح اہل تشیع تحریف کے قائل ہیں۔ اسی طرح اہلسنت بھی ہیں۔ دیکھئے مولانا جب تک آپ میرے اعتراضات کا جواب نہ دے لیں۔ آپ کو اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ آٹھ اعتراضوں کے جوابات بطور قرض باقی ہیں۔ اچھا ہوتا کہ میں آپ کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب نہ دیتا۔ جیسا کہ مناظرے کا اصول ہے۔ کہ آپ جواب دے سکتے ہیں اعتراض نہیں کر سکتے۔ مگر گھبرائیے مت سنیئے تفسیر اتقان والی روایت۔ اوّلاً سند کی حیثیت سے صحیح نہیں۔ اور علیٰ تقدیر التسلیم یہ تخمینہ۔ اس وقت کا ہے جبکہ آئتیں منسوخ نہیں ہوئی تھیں۔ جب بعض آئتیں منسوخ التلاوۃ ہو گئیں تو مقدار یہ رہی۔ قرآن مجید میں میرے جواب کی تائید موجود ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا (ترجمہ) اے محمد کریم صلعم جو آئتیں کہ ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا آپ کے ذہن مبارک سے بھلا دیتے ہیں ان سے بہتر ہم آپ کو دے دیتے ہیں۔

رہا درمنثور کا حوالہ وہ تو بالکل ہی آپ کے مطلب کے لئے مفید نہیں کیونکہ اِنَّ عَلِيًّا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تفسیری نوٹوں میں داخل ہے۔ آپ یہ کہیں نہیں دکھا سکتے کہ جبریل اسی طرح لے آیا ہو اگر ہے تو ثابت کرو۔

معوذتین والی روایت کا عبداللہ بن مسعود سے نقل کرنا غلط ہے تفسیر کبیر وغیرہ میں اسے بعید از قیاس لکھا گیا ہے۔ نیز حدیث میں ہے۔

اِقْرَءُوا القرآن علیٰ قِرَاءَةِ عبدِ اللّٰہ بن مسعود۔

کہ قرآن مجید کو عبداللہ بن مسعود کی قرأت سے پڑھو۔ پس اگر یہ روایت ہمارے نزدیک قابل قبول ہوتی تو یقیناً معوذتین کو موجودہ قرآن سے گرا دیا جاتا۔

بخاری شریف کی عبارت پیش کر کے آپ نے دجل سے کام لیا ہے۔ نزلت فی مواسم الحج قرآنی آیت نہیں ہے۔ وہ تو یہ ذکر کیا جا رہا ہے کہ فلاں آیت حج کے موقع پر نازل ہوئی۔ مولوی اسمٰعیل کیا آپ خواہ مخواہ کچی باتیں کر کے دنیا کو دھوکا دیتے ہیں۔ یاد رکھیئے ان حیلہ جات سے آپ کا دامن جھوٹ نہیں سکتا۔ میرے ۸ اعتراضات وہ ہیں۔ اور پانچ اعتراضات کے جوابات اب دیکھیئے۔

(۱/۹) اصول کافی ص۲۹۱ میں ہے۔ اَمَا وَاللّٰہِ مَا تَرَوْنَہٗ اَبَداً حضرت علی رض نے فرمایا کہ تم قیامت تک اس اصلی قرآن کو نہ دیکھ سکو گے۔ پس واضح ہو گیا کہ تمہارے عقیدے کے مطابق جو اصلی قرآن ہے وہ موجود نہیں۔ اور جو موجود ہے وہ اصلی نہیں۔ کیا تم سے کوئی اور زیادہ قرآن مجید کا منکر ہوگا۔

(نوٹ) قریشی صاحب نے جب یہ حوالہ دیا تو لوگ اَیَّدَکَ اللّٰہُ بِرُوحِ الْقُدُسِ کہہ رہے تھے۔ قریشی صاحب کے چہرے پر خوشی تھی اور اسمٰعیل کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

(۱۲)۔ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب معین مناظر سے آپ نے کرلک کر لاؤ شاہ جی مرٔۃ العقول میں اسمٰعیل کو بتاؤں کہ تحریف و نقص قرآن کی روایتیں صحیح ہیں یا ضعیف۔ آپ نے کتاب اٹھا کر فرمایا یہ میرے ہاتھ میں مرٔۃ العقول ہے اس کے صفحہ ۵۳۶ ج ۱۲ میں ہے اِنَّ ھٰذَا الْخَبَرَ وَکَثِیْرٌ مِنَ الْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَۃِ صَرِیْحَۃٌ فِیْ نَقْصِ الْقُرْاٰنِ وَتَغْیِیْرِہٖ آپ نے فرمایا دیکھئے اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث اور بہت سی صحیح حدیثیں صراحت کر رہی ہیں۔ کہ یہ قرآن شیعوں کے عقیدے میں نقص بھی ہے اور بدلا بھی گیا ہے۔

مولوی اسمٰعیل صاحب! اگر طاقت ہے تو جواب دینا۔ فرمائیے ضعیف روایت پیش کر رہا ہوں یا صحیح کیا اصول کافی میں یہ روایت نہیں ہے کہ جو قرآن جبرائیل لایا تھا اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں مرٔۃ العقول ص۵۳۶ سے
آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو ٭ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

(۱۳) اور سنیئے ترجمہ مولوی مقبول ص۱۰۳ میں حاشیہ پر لکھا ہوا ہے کہ اَلتَّائِبُوْنَ غلط ہے اَلتَّائِبِیْنَ صحیح ہے اَلْعَابِدُوْنَ غلط ہے اَلْعَابِدِیْنَ صحیح ہے۔ ارے موجودہ قرآن کے لفظوں کو غلط کہنے والو تم کس منہ سے اپنا ایمان قرآن پر ثابت کر سکتے ہو جواب دو ورنہ تسلیم کرلو کہ تم منکر قرآن ہو۔

(۱۴) یہ ہے میرے ہاتھ میں فصل الخطاب اس کے صفحہ ۳۰ پر ہے اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اتَّفَقُوْا کہ شیعہ حضرات کے تمام معتبر اصحاب کا

اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن بدلا ہوا ہے۔ مولوی اسمٰعیل ہیرا پھیری بازی سے کام نہیں چلے گا یا تو ان کتابوں کا انکار کریا مان جا کہ شیعہ کا ایمان قرآن پہ نہیں ہے۔ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں + لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

امداد لیجئے $\frac{5}{12}$) يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ ترجمہ مقبول بر حاشیہ حالانکہ موجودہ قرآن میں اس ترتیب سے نہیں ہے۔

؎ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

شیعی مناظر:- آپ نے دیکھ لیا قریشی صاحب میرے اعتراضات کے جوابات نہ دے سکے۔ جب اسمٰعیل کے منہ سے یہ لفظ نکلے تو پبلک استغفار پڑھ رہی تھی۔ کہ یہ کیا کہہ رہا ہے۔ جواب تو دے نہیں سکتا اور الزام قریشی صاحب پر لگاتا ہے۔ مولوی اسمٰعیل نے کہا جو روایت قرآن کے خلاف ہو وہ جھوٹی ہے تو میں ان روائیتوں کو کیوں مانوں ساس پر قریشی صاحب نے اٹھ کر کہہ دیا۔ جب تیرے غار والے امام نے مان لیا تو تیری طاقت ہے کہ تو نہ مانے۔

اسمٰعیل نے کہا قریشی صاحب بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ حضرت علیؓ کا جمع کردہ قرآن کیا تھا۔ اے مولانا صاحب وہ نزول آیات کی ترتیب پر تھا۔ اس ترتیب پر نہ تھا یہ ترتیب تو غلط ہے۔ قریشی صاحب چالاکی سے مجھے قرآن کا منکر بناتے جا رہے ہیں۔

کیا آپ کی بخاری شریف ص۲۴۴ میں نہیں ہے کہ عثمان نے قرآن جلوا دیئے کیا ابن ماجہ ص۱۴۸ میں نہیں ہے کہ قرآن بکری کھا گئی۔
کیا فتاویٰ قاضی خاں میں نہیں کہ پیشاب سے قرآن لکھنا جائز ہے۔ جو قرآن جلانے والے ہیں ان کو تم بے ایمان نہیں کہتے ہو۔ اگر ہم بے ایمان ہیں تو قرآن کے جلانے والے ہیں (معاذ اللہ) (کاتب) زیادہ ہیں۔
اس پر صدر مناظرہ مولانا سید احمد شاہ صاحب امام پاکستان نے کہا اسمٰعیل یہ لفظ واپس لے جس کے جواب میں اسمٰعیل نے بیہودگی سے یہ کہا بیٹھ جا احمد شاہ کا بیٹا۔ اس پر قریشی صاحب نے کہا واپس لو لفظ واپس لو اسمٰعیل نے انکار کیا تو قریشی صاحب نے کہا تیرے جیسے لاکھوں اسمٰعیل سید احمد شاہ کے جوتے پر قربان تو اسمٰعیل نے کہا میں قریشیوں کو پاولیوں کے جوتے پر قربان کرتا ہوں۔ تو قریشی صاحب نے کہا محمد مصطفےٰ بھی قریشی علی المرتضےٰ بھی قریشی کچھ تجھے شرم کرنا چاہیئے۔
اسمٰعیل نے ڈینگیں مارنی شروع کیں کہ میرے مقابلے میں کون ہے جو مناظرہ کرسکے۔

مناظر اہلسنت:۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں بھی نہ نکلا

لوگو آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی اسمٰعیل بالکل مطاعن پر اتر آیا ہے۔ اس وقت تک اس پر میرے ۱۲ اعتراضات باقی ہیں۔ میرا دعوےٰ ہے کہ پاکستان بھر کے

سارے شیعہ بھی اکٹھے ہو جائیں تو جواب نہ دے سکیں گے۔

مولوی اسمٰعیل نہ سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔ یونہی کہتا چلا جا رہا ہے۔ کہ قریشی صاحب نے میرے اعتراضات کے جوابات نہ دیئے برائے خدا اگر جواب نہیں دینے تو کچھ کہا بھی۔ اگر ہمت ہے تو اس کیے پر اعتراض کر دے نئے مطاعن کے کرنے کا فائدہ۔ میرا اندمقابل کہتا ہے کہ عثمانؓ نے قرآن جلوا دیئے افسوس تو یہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کو باوجود چار آنکھوں کے بخاری شریف کے نزدنت نظر نہیں آتے۔ وہاں تو ماسوائے قرآن کا لفظ ہے یعنی قرآن کے بغیر جلانے کا حکم کیا معاذ اللہ اگر قرآن جلائے تھے تو اسمٰعیل صاحب مجھے بتائیں شیر خدا نے کیا عمل کیا۔ قرآن کے ماسواء کے جلانے سے قرآن کا جلانا لازم نہیں آتا۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ قرآن کو بکری کھا گئی مجھے تعجب ہے کہ قرآن کا مقام اسمٰعیل نے کاغذ سمجھ رکھے ہیں یا مومنوں کا سینہ۔

مولوی صاحب قرآن میں واضح ہے بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ بلکہ یہ آیتیں مومنوں کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ جب تک اہلسنت دنیا میں موجود ہیں خواہ بکری کھا جائے یا ہاتھی قرآن مٹ نہیں سکتا قرآن اس دن معدوم ہو جائے گا۔ جب اہلسنت مر جائیں گے۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو بغیر اہلسنت کے سینوں کے کوئی مقام قرآن کا تزئینہ ملا ہی نہیں (واہ واہ کی آوازیں) پیشاب سے لکھنے والی روایت نہ تو یہ کسی امام کا قول ہے۔ اور نہ کسی معتقد کا۔ یہ تو ابو بکر اسکاف کا قول ہے۔ کسی کے قول نقل کرنے

سے ہمارے مذہب پر حملہ نہیں ہو سکتا۔ قول تو مرافقوں کا بھی نقل کیا جاتا ہے
اور مخالفوں کا بھی ہمارا مذہب منیتہ المصلی سے لے کر شامی تک یہی لکھا ہوا
ہے کہ بے وضو اور جنب قرآن مجید کو نہ ہاتھ لگا سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے
جب ہمارے مذہب میں اتنا احتیاط ہے تو اس مذہب کے خلاف جو
بات ہوگی وہ یقیناً ناقابل قبول ہوگی کسی باطل قول کو پیش کر کے ہمارے مذہب
کو داغدار ہرگز نہیں بنایا جا سکتا۔

مولوی صاحب آپ تو مفت کے الزام عائد کر رہے ہیں۔ آپ تو مناظرہ
ہار چکے ہیں کہ قرآن کی موجودہ ترتیب غلط ہے۔ اس سے اور زیادہ آپ کیا
کریں گے۔ (حس کا انکار اسمٰعیل نے نہ کیا۔)

سوال کیا اسمٰعیل صاحب نے صحابہ کرام رض کو بے ایمان کہا ہے سنیئے اگر وہ
بے ایمان تھے تو کیا بے ایمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اگر ایسا ہے تو
آپ مہربانی کر کے جواب دیجئے۔

(خطبہ ۱۴۴) لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَرَىٰ أَحَداً مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ
نہج البلاغہ صفحہ ۱۹ ج ۱۔

کیا حضرت علی مرتضےٰ نے اس عبارت اور خطبے میں صحابہ کرام کو بے مثال
نہیں فرمایا۔ کیا بے ایمانوں کو بھی بے مثال کہا جا سکتا ہے؟ جواب دو۔

(خطبہ ۱۴۵) لَقَدْ كَانُوا يُصْبِحُونَ شُعْثاً غُبْراً وَقَدْ بَاتُوا سُجَّداً وَقِيَاماً

نہج البلاغہ مطبوعہ الاستقامہ صفحہ ۱۹ ج ۱۔ بتائیے جو سارا دن مصروفِ جہاد رہیں اور
راتوں کو مشغول نماز ہوں آپ ان کو بے ایمان کہتے ہیں۔ سوچ کر جواب دینا

(۸/۱۶) يُرَادِ دُوْنَ مِنْ جِبَاهِهِمْ وَخُدُوْدِهِمْ، نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۹۰
صحابہ کرامؓ کے گریہ اور خدا سے خشیت کے متعلق حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ کبھی رخسار سے زمین پر رکھتے تھے اور کبھی پیشانی کیا یہ بے ایمانوں کے کام ہوتے ہیں۔

(۹/۱۷) وَكَانَ إِذَا ذُكِرَ اللهُ عِنْدَهُمْ هَمَلَتْ أَعْيُنُهُمْ حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوبَهُمْ
نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۹۰ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے۔ کہ جب صحابہ کرامؓ کے سامنے خدا تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا تھا۔ تو ان کے رونے سے گریبان بھیگ جاتے تھے جناب درکار ہے بغیر جواب کے پیچھا نہیں چھوٹے گا۔

(۱۰/۱۸) ثُمَّ قَامَ وَتَهَيَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَحَضَرَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ
احتجاج طبرسی ص ۵۹ حضرت علی مرتضیٰؓ نے مسجد نبوی میں نماز کے ارادے سے جا کر ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز ادا کی فرمائیے کیا صدیق اکبرؓ بے ایمان تھے۔

(۱۱/۱۹) یہی عبارت تفسیر قمی ص میں ہے ذرا سنبھل کر جواب دینا۔

(۱۲/۲۰) مرۃ العقول ص ۳۸۸ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں اقامت صدیق اور اقتدائے حیدری کا حوالہ موجود ہے۔

(۱۳/۲۱) لیجئے جلاء العیون ص ۵۰ پر بھی یہی عبارت موجود ہے جواب عطا فرمائیے۔

(۱۴/۲۲) فرمودات حیدری ص ۲۷ میں صبح کی نماز کی تصریح موجود ہے یا اقرار کرنا ہوگا۔ اور مذہب چھوڑنا ہوگا۔ یا جواب دینا ہوگا۔

(۱۵/۲۳) ضمیمہ ترجمہ مقبول ص ۴۱۵ پر بارہ نماز کی تصریح موجود ہے ثابت ہو

گیا کہ صحابہ کرام ایمان دار ہیں اور ان کو بے ایمان کہنے والا بے ایمان ہے
(۱۶/۲۴) من لایحضرہ الفقیہ ص۱۴۵ میں ہے کہ بے ایمان کے پیچھے نماز پڑھنا
ناجائز فرمایئے اگر ایسا تھا تو علی مرتضٰی نے نماز کیوں پڑھی۔
ہاں تو اصلی مضمون کی طرف آؤں شیعہ صاحبان کا نہ موجودہ قرآن پر ایمان
ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہے۔
(۱۷/۲۵) تفسیر صافی ص۱۱ اس میں ہے اِنَّھُمْ اَثْبَتُوْا فِی الْکِتَابِ مَا لَمْ
یَقُلْہُ اللّٰہِ قرآن مجید میں ایسی عبارتیں بھی ہیں جو خدا نے بیان نہیں کیں۔ اب تو
مسئلہ واضح ہو گیا۔ اگر مولوی اسمٰعیل صاحب میں جرأت ہے تو میرے پچیس ۲۵
اعتراضات کے نمبروار جواب دیں ورنہ وہ ہار گئے اور اہلسنت جیت گئے۔

مناظر اہل تشیع کی آخری تقریر

اس کے اول میں مناظر اہلسنت کے صدر نے فرمایا۔ مناظر اہل تشیع کو دلائل کا
اعادہ کرنا جائز ہو گا۔ اصولِ مناظرہ کی حیثیت سے نئی دلیل پیش کرنے کا حق نہ
ہو گا۔
مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا۔ حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ قریشی صاحب
کے دلائل بالکل بھدے ہیں۔ نہ دلائل میں زور ہے اور نہ روایات قابلِ اعتبار
ہیں۔ اول سے لے کر آخر تک میرے جتنے دلائل تھے ان کا جواب قریشی صاحب
سے نہ بن آیا قریشی صاحب نے نماز پیچھے پڑھنے کا تذکرہ شروع کر دیا حالانکہ
اس کا کیا تعلق تھا۔ اہلسنت کے نزدیک ولد الزنا کے پیچھے بھی نماز جائز ہے
قریشی صاحب نے اٹھ کر کہا جناب یہ عبارت جو میں نے پیش کی ہے آپ کی

کتاب کی ہے یا انکار کر دیا جواب دو۔

بالآخر کبھی اِدھر کی مارتا تھا کبھی اُدھر کی۔ پبلک نے قریشی صاحب کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ مبارکباد کے نعرے تھے گلے میں پھولوں کے ہار تھے اغنیاء روپے آپ کے سر پر قربان کر رہے تھے حضرت خواجہ صاحب سیال شریف الحمدللہ۔ الحمدللہ کہہ رہے تھے۔ قریشیؒ صاحب جیت گئے اسمٰعیل ہار گیا۔ عوام نے پورا یقین کر لیا کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔

روئداد مناظرہ نمبر (۲)

زیر تحکیم مخدوم خواجہ مولانا قمرالدین صاحب سیال شریف

موضوع مناظرہ :۔ خلافت خلفاء ثلثہ۔

مناظر اہلسنّت :۔ حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشیؒ

مناظر اہل تشیع :۔ مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ۔

صدر مناظر اہلسنّت ...... مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیرڈی۔

صدر مناظر اہل تشیع ...... مرزا یوسف لکھنوی۔

معین مناظر اہلسنّت ...... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب بہاولپوری

معینان مناظر اہل تشیع ...... ہر دو تلمیذ اسماعیل۔

تقریر مناظر اہلسنت :۔ خطبہ تحمیدیہ کے بعد۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ مِنْکُمْ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ حضرات

بحیثیت مناظر اہلسنت ہونے کے میرا دعویٰ ہے کہ خلفاء اربعہ کی خلافت برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے متعلق خلافت کا وعدہ فرمایا اور حسب وعدہ خداوندی انہیں کو خلافت نصیب ہوئی۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ اٹل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

۲۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ سے پتہ چلتا ہے کہ جن کو خلافت نصیب ہو گی وہ ایماندار ہوں گے۔ اور ہوں گے بھی ایک سے زیادہ اور چونکہ یہ آیت ۴ھ میں نازل ہوئی ہے لہٰذا خلافت ان کا حق ہے۔ جو اس وقت تک مسلمان ہو چکے تھے۔ اس بنا پر امیر معاویہؓ کا دورِ خلافت خلافتِ راشدہ میں شمار نہ ہو گا۔

۳۔ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمْ سے معلوم ہوا کہ خلفاء کو بادشاہی بھی ملے گی اور ساتھ ساتھ ان کا دین بھی دنیا میں غالب ہوتا چلا جائے گا۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ روزِ اوّل سے لے کر آج تک خلفاء اربعہ کا دین غالب رہا۔ بخلاف شیعوں کے مفروضہ خلفاء کے کہ نہ ان کو غلبہ نصیب ہوا اور نہ ان کا دین متمکن ہوا۔ بلکہ انہوں نے تقیے میں زندگی بسر کی اور اسے جزو دین قرار دیا۔ پس یہ آیت میرے دعویٰ کی دلیل نمبر اوّل ہے۔

استدلال ۲: لیجئے ثمرۃ العقول ص۱۴۷ ج۱ مطبوعہ نجف اشرف میرے ہاتھ میں ہے اس میں صاف طور پر مرقوم ہے لتنوّدُ تمتم ارض الکفار من العرب والعجم کہ ان خلفاء کو عرب وعجم کے کفار کی زمینوں کا مالک بنائیں گے۔ اور یقیناً یہ مقام خلفاء ثلثہ کو نصیب ہوا۔

استدلال ۳: تفسیر منہج الصادقین ص۳۱۲ ج۴ و در اندک وقتی حق تعالیٰ بوعدہ مومناں وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشاں ارزانی داشت۔

استدلال ۴: تفسیر بر حاشیہ ترجمہ مقبول میں ص۵۴۴ پر بھی میرا دعویٰ موجود ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے۔ کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ان کو بہت ہی اچھی منزلت سے مراد ہے اہل مکہ پر غلبہ جنہوں نے ان پر ظلم کیا تھا۔ پھر کل عرب پر غلبہ پھر تمام مشرق و مغرب پر غلبہ۔ میں دیکھوں گا کہ اسمٰعیل صاحب کیا جواب دیں گے۔ کیا خلفاء اربعہ کی خلافت روز روشن کی طرح واضح نہیں ہو رہی۔

استدلال ۵: اب اپنی تفسیر قمی کا حوالہ سنیئے ص۱۸۷ میں ہے اِنَّ اَبَابَکرٍ یَلِی الْخِلَافَۃَ مِنْ بَعْدِیْ ثُمَّ مِنْ بَعْدِہٖ اَبُوْکَ کہ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ بیشک میرے بعد ابوبکرؓ تخت خلافت کا والی بنے گا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

استدلال ۶: احتجاج طبرسی میں ہے ثُمَّ تَنَاوَلَ یَدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَبَایَعَہٗ علی المرتضیٰؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔

راستدلال ع۔ کتاب الروضہ فروع کافی ص۱۵ میں بھی یہی الفاظ موجود ہیں۔

استدلال ع۔ نہج البلاغہ شرح ۳ میں ہے اِنَّهٗ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَایَعُوْهُمْ عَلَیْهِ فَلَمْ یَکُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ یَّخْتَارَ وَلَا لِلْغَائِبِ اَنْ یَّرُدَّ اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ دیکھئے یہ عبارت حضرت علی مرتضٰی کے خطبے کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ میرے بیعت وہ لوگ ہوئے ہیں جو ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمانؓ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے تھے۔ بیشک مشورے کا حق مہاجرین و انصار کو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے عقیدے میں خلفاء ثلثہ کی بیعت برحق تھی۔ نیز مشورے سے خلافت کا انعقاد حضرت علیؓ کا مذہب ہے۔ مولوی صاحب الزام الیکشن کا ہم پر لگاتے تھے اب یا تو حضرت علیؓ کا فیصلہ تسلیم کر دا ور یا آج کے بعد ان طعنجات سے توبہ کرو۔

شیعہ مناظر۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلی الآمر الآیۃ۔ (حضرات) یہ وہی آیت ہے جسے قریشی صاحب نے تلاوت کیا ہے۔ اصل میں قریشی صاحب اس کے معنی نہیں سمجھ سکے۔ اس میں شک نہیں کہ وعدہ خلافت خدا تعالیٰ نے ہی کیا وعدہ خدا کرے اور خلیفے مشورول سے بنائے جائیں افسوس ہے۔

ا۔ کیا ایسے اشخاص کو بھی خلیفہ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام کے سامنے حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰهِ کہے۔

۲۔ کیا ایسے حضرات بھی خلیفے بننے کے مستحق ہو سکتے ہیں جو قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعَ حضور علیہ السلام پر درد غالب ہے۔ کہیں۔ رہا قریشی صاحب کا یہ کہنا کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ سے مراد حکومت ہے۔ غلط ہے۔ بلکہ خلافت روحانی مراد ہے۔

(۳) كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ میں اگر وہ خلفاء مشوروں سے بنے ہوں تو آپ بھی بنا لو۔ ورنہ وہاں مشاورت کی ضرورت اور نہ یہاں۔

(۴) آیت استخلاف میں يَعْبُدُوْنَنِيْ موجود ہے جس سے آپ کے تینوں کے پجاری نکل گئے۔

(۵) لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا حالانکہ ان سے بارہا شرکیہ افعال سرزد ہوئے تھے۔

(۶) مرۃ العقول ص۱۴۷ میں ہے هُمُ الْاَئِمَّةُ وَاَهْلُبَيْتِ ہے۔

(مناظر اہلسنت) حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب بجائے اس کے کہ میرے ۸ اعتراضات کا کوئی تسلی بخش جواب دیتے۔ اُلٹا انہوں نے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے حالانکہ میرے مد مقابل جانتے ہیں۔ کہ ان داؤ پیچوں سے آج تک نہ پیچھا چھوٹا ہے اور نہ چھوٹے گا۔ ایسا مناظر ہمیشہ مقروض رہتا ہے اور آخر میں چت گرتا ہے کہ دنیا دیکھنے والی ہوتی ہے ورنہ انہیں لازم تھا کہ یہ ترتیب وار اولاً میرے دلائل کا جواب دیتے بعد اپنے استدلال پیش کرتے۔

دیکھئے پہلے میں نے قرآن مجید سے خداوند تعالیٰ کا وعدہ ثابت کیا۔ بعدہا ان خلفاء کے فتوحات کا ثبوت مرۃ العقول اور تفسیر منہج الصادقین

سے دیا۔ اس کے تفسیر قمی سے ص۱۸۷ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق نبوی پیشگوئی دکھائی۔

اس کے بعد نہج البلاغہ ص۳ج کی عبارت پڑھ کر شوریٰ کا جواز ثابت کیا بعدہٗ حضرت علیؓ کا صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت ہونا کیا۔ مگر افسوس کہ میرے فاضل مخاطب نے میرے کسی استدلال کو ہاتھ نہیں لگایا۔

خیر بہر حال اب مولوی اسمٰعیل کے پیش کردہ مطاعن کے جوابات سنیئے۔

۱۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں قریشی صاحب میرا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ بالکل ٹھیک مولانا آپ کی چستیاں کون سمجھے۔

۲۔ مولوی اسمٰعیل صاحب کہتے ہیں کہ وعدہ خدا کرے اور خلافت کا مشورہ مہاجرین و انصار کریں۔

جواب:۔ هو الرزاق ذو القوة المتين قرآن مجید میں موجود ہے جب آپ سے رزق کا وعدہ خدا نے کیا تھا تو آپ نے گہنہ خاں صاحب گاڈی سے روٹی کیوں کھائی۔ جس طرح یہاں بظاہر آپ کو روٹی انہوں نے کھلائی لیکن حقیقت میں وعدہ اللہ کا پورا ہوا۔ بعینہٖ وہاں بھی مشورہ مہاجرین اور انصار نے کیا اور وعدہ اللہ کا پورا ہوا۔

جواب۲:۔ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ اُمّ موسیٰؑ کے ساتھ موسیٰ کے پہنچانے کا وعدہ تو خدا نے کیا تھا۔ لیکن پہنچانے والے فرعون کی بیوی کے نوکر تھے۔

۳۔ حسبنا کتاب اللہ کہنا۔ اگر حضرت امیر عمرؓ کا یہ قول غلطی پہ مبنی تھا

تو حضور علیہ السلام سے بر وقت تردید ثابت کیجئے۔ قلم دوات کاغذ اگر عمر رضہ نے نہ دیا تو فرمایئے۔ اہلبیت نے اسی دن اسی وقت اور پانچ دن تک کیوں نہ دیا۔ مَا ھُوَ جَوَابُکُمْ فَھُوَ جَوَابُنَا

۱۔ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ میں صرف روحانی خلافت مراد ہونے اور حکومت کا مراد نہ ہونے پر قرائن پیش کیجئے۔

۲۔ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ قَبْلِھِمْ میں نفس خلافت قدر مشترک ہے ورنہ وہ نبی تھے۔ یہاں بھی اجراء نبوت کا معاذ اللہ قائل ہونا پڑے گا۔

۳۔ یَعْبُدُوْنَنِیْ اور لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا سے مَا اَشْرَکُوْا نہیں ہے۔ لہٰذا سرے سے اعتراض ہی نہ رہا۔

۴۔ ثمرۃ العقول اور اصول کافی آپ کی کتابیں ہیں۔ ہم پر حجت نہیں ہوسکتیں ہم جن کو خلیفہ سمجھتے ہیں انہیں امام بھی سمجھتے ہیں۔

۱۔ بار بار ان کے متعلق شرک کی رٹ لگانا خلافِ تحقیق ہے کیونکہ ابوبکر الصدیق رض کے پیچھے تو حضرت علی رض نے نمازیں پڑھی ہیں۔ کیا مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جواب دیں۔

۲۔ لَقَدْ رَاَیْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَمَا اَرٰی اَحَدًا مِّنْکُمْ یُشْبِھُھُمْ نہج ۱۹/۲ میں حضرت علی رض نے ان کے ایمان کی گواہی دی ہے جواب دیں۔

شیعی مناظر | قریشی صاحب! کتابوں کا دریہ پیلے ہے۔ جب ہم یہ مسئلہ قرآن سے ثابت کر سکتے ہیں تو ہمیں کتابوں کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن میں ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا دَاوٗدَ خَلِیْفَۃً۔

۲۔ قرطاس میں ھُمْ مفرد کا صیغہ ہے جس سے مراد عمرؓ ہے۔
۳۔ علیؓ اگرچہ موجود تھے مگر اعتراض نہیں کیا۔
اور قریشیؒ صاحب میرے سامنے کھڑے ہو کر آپ خلفاء کی حقانیت کے دلائل دیتے ہیں۔ آپ کی کتاب میں تو حدیث موجود ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے ممبر پہ بندر ناچیں گے۔
۴۔ آپ کے نزدیک ہر فاسق کے پیچھے اقتداء جائز ہے آپ علیؓ کا رونا کیوں رو رہے ہیں۔ قریشیؒ صاحب اور ان کے حوارئین کے چہرے پر ہنسی طاری ہے۔ یہ پھیکی پھیکی ہنسی ہار جانے کی علامت ہے میں نے خلافت خلفاء ثلثہؓ کے خلاف کتنے زبردست دلائل پیش کئے ہیں لیکن قریشیؒ صاحب جواب ہی نہیں دیتے۔

مُناظر اہلسنّت مجھے حیرت ہوتی ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب یَا دَاؤدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً تو قرآن سے پڑھ سکتے ہیں لیکن یَا عَلِیُّ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً نہیں دکھا سکتے۔

جوابِ۲:۔ مشکوٰۃ شریف میں اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ موجود ہے جو کہ جمع کا صیغہ ہے۔ لہٰذا صرف حضرت عمرؓ مخاطب نہ رہے۔

مولوی اسمٰعیل صاحب نے یہ عبارت پڑھ کر میرے ممبر پہ بندر ناچیں گے ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ مولوی صاحب غلط اور موضوع عبارتیں پڑھ کر دنیا کو دھوکا نہ دیجئے اور خارجیوں کو طبع آزمائی کا موقع نہ دیجئے۔ ورنہ کسی کو اس ممبر میں معاذ اللہ داخل کرنے اور کسی کو معاذ اللہ نکالنے کی آپ کے

پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس بناء پر ہمیں یقین سے کہنا ہوگا۔ کہ اس سے مراد یزید ہے اور بنی اُمیہ کے ظالم بادشاہ ہیں۔ نیز دنیا دیکھ رہی ہے کہ آپ بھی ممبر نبوی پر کھڑے ہو کر مناظرہ کر رہے ہیں اور میں بھی یہاں بحمد اللہ وقار۔ طمانیت اور آرام سے باتیں کر رہا ہوں آپ اُچھل رہے ہیں کود رہے ہیں۔ لہٰذا نبوی فرمان کے مطابق ممبر پہ ناچنے والے بندر آپ ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں نے ایسے جملے آپ کے متعلق استعمال کر دیئے مگر کیا کروں اس پر مجھے آپ نے مجبور کر دیا ہے۔ مولانا ان مطاعن سے خلفاء ثلٰثہ کے وقار کو مٹا نہیں سکتے۔ ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن ؏ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اب ذرا دل کھول کر میرے اعتراضات کا جواب دیجیئے۔

۱۔ حضرت علی رضؓ کا ارشاد ہے اَلَا وَاِنِّیْ اُقَاتِلُ رَجُلَیْنِ رَجُلاً اِدَّعٰی مَالَیْسَ لَہٗ (ترجمہ) خبردار میں دو شخصوں سے قتال کرتا ہوں ایک تو وہ جو ایسا دعویٰ کرے جس کا وہ اہل نہ ہو۔ لہٰذا یا تو مانو کہ ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ و عثمانؓ کی خلافت برحق تھی ورنہ قتال ثابت کرو۔

حیات القلوب ص۴۴۹ ج۲ میں ہے کہ خندق کھودتے وقت حضور علیہ السلام نے پتھر پر تین وار کئے اور ہر وار سے روم، شام اور ملک یمن مدائن کے محلات اور ملک کی فتح کی بشارت ملی اور آپؐ کا یہ فرمان ہے کہ اللہ نے یہ ممالک میرے ہاتھ پر فتح کر دیئے ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ یہ ملک حضرت عمر رضؓ کے دورِ خلافت میں فتح ہوئے۔ لہٰذا یا تو فاروق اعظم رضؓ کے دورِ خلافت کو

حقانیت کا ڈرامہ اور خلافت کو خلافیت حقہ تسلیم کرو ورنہ جواب دو۔

شیعی مناظر | شہروں کا فتح کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ کیا قسطنطنیہ کو یزید نے فتح نہیں کیا تھا۔ قریشی صاحب خلیفہ، دل کے فتح کرنے سے نہیں ہوتا۔

۱۔ لیجئے غم غدیر میں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ موجود ہے کیا یہ الفاظ آپ کے کسی خلیفے کے متعلق بھی کہے گئے اگر کہے گئے تو ثابت کرو۔

۲۔ فتاویٰ مولانا عبدالحی میں ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر علی المرتضیٰؓ کو خلیفہ بناؤ گے تو جنت میں جاؤ گے۔

۳۔ شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ان کا چھٹا امام یزید ہے۔

۴۔ الفاروق میں ہے کہ لَا حَرَقَنَّ عَلَیْکُمُ الْبَیْتَ

مناظر اہلسنت | ۱۔ قسطنطنیہ کے فتح کا حوالہ آپ نے غلط دیا ہے۔ اگر ہمت ہے تو ثابت کیجئے۔

۲۔ من کنت مولاہ میں خلافت بلا فصل پر استدلال غلط ہے بلکہ اس اس سے موالاۃ اور دوستی مراد ہے۔ کہ جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ دوست ہے، مطلب یہ کہ دشمن نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعوں کا مذہب ہے لیکن افسوس کہ آپ نے معنیٰ غلط بیان کر کے لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔

۳۔ فتاویٰ عبدالحی میں ابوبکرؓ کے خلیفہ نہ بنانے کی تصریح نہیں ہے نیز اگر امر خلافت حکم خداوندی تھا تو بناؤ گے کا استدلال ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ مولانا یزید ہمارے چھٹا امام نہیں ہے ہم تو اس کو اسی نگاہ سے دیکھتے

ہیں جس سے تم دیکھتے ہو۔ جہاں اس کا تذکرہ ہے وہاں خلافت راشدہ کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ بادشاہانِ عرب کے سلسلے میں اس کا ذکر موجود ہے۔ مگر افسوس کہ آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اچھا اگر یہی حال ہے تو یہ ہے آپ کی ۔

(۱) رجال کشی اس میں ہے ثُمَّ قَالَ معاویۃ لِلحَسن قم فَبَایِعْ فَبَایَعَ ثُمَّ قَالَ لِلحُسَینِ قُم فَبَایِعْ کہ امیر معاویہؓ نے امام حسن کو پہلے اور امام حسین کو بعد میں حکم دیا کہ یکے بعد دیگرے اٹھو اور میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ چنانچہ ان دونوں نے بیعت کی فرمایئے اب امیر معاویہؓ تمہارا امیر بنا یا ہمارا۔ ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

۲۔ فروع کافی ج ۳ ص ۱۱۱ کتاب الروضہ میں ہے کہ یزید کو امام زین العابدین نے کہا کہ میں تیرا غلام ہوں تیری مرضی جو آئے میرے ساتھ کر سکتا ہے۔ ؎

آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شیعی مناظر:۔ حضرات قریشی صاحب اپنی باتیں کر رہے ہیں۔ میری باتوں کا جواب نہیں دیتے میں نے کہا کہ خدا خلیفے بناتا ہے۔ لیکن قریشی صاحب اپنے بنائے اور تیار کئے ہوئے خلفاء کی رٹ لگا رہے ہیں۔ پھر اس نے اپنے ان دلائل کو دہرا کے مطلب ثابت کرنا چاہا۔ مگر بات تو قریشی صاحب کی بن چکی تھی۔

مناظر اہلسنت کی آخری تقریر حضرات یہ میری آخری تقریر ہے میں نے پہلے آپ کے سامنے دعدہ خداوندی پیش کیا اس کے بعد حضور علیہ السلام کی پیشینگوئی پیش کی اس کے بعد ابو بکر صدیق رض کے ہاتھ پر حضرت علی رض کی بیعت شیعوں کی کتابوں سے ثابت کی۔ بعدہٗ مہاجرین اور انصار کے انتخاب پر حضرت علی رض کی رضا نہج البلاغہ کے خطبات سے دکھائی اس کے بعد خلفاء اربعہ کی خلافت پر دلائل عقلیہ ونقلیہ پیش کئے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولوی اسمٰعیل بجز مطاعن کے اور کچھ جواب نہیں دے سکا۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے دل میں یہ شبہ ہو کہ یہ جواب نہیں دے سکا۔ میرا دعویٰ ہے کہ کسی بھی شیعی مناظر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ میرے ان پیش کردہ اعتراضات کے جوابات دے سکے۔

مناظرہ نمبر ۳

حکم بدستور سابق۔ حضرت خواجہ مولانا قمر الدین صاحب سیالوی

موضوع .... خلافت سیدنا علی مرتضیٰ رض بلا فصل از آیات قرآن

مناظر اہلسنت ..... حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی رح

مناظر اہل تشیع .... مولوی محمد اسمٰعیل گوجرہ۔

صدر مناظر اہلسنت ..... مولوی درویش محمد صاحب مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنت

معین مناظر اہلسنت ...... مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب۔ بہاولپوری۔

صدر مناظر اہل تشیع .... مرزا یوسف لکھنوی۔
معین مناظر اہل تشیع .... ہر دو تلمیذان اسمٰعیل۔

شیعہ مناظر کی پہلی تقریر

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ۔ الآیۃ

حضرات میرا فرض ہے کہ آج کے مناظرے میں حضرت سیدنا علیؓ کی خلافت نص سے ثابت کروں۔ نہ تو ہم اجماعی خلیفے کے قائل ہیں۔ اور نہ شوریٰ کے بلکہ ہم اس خلیفے کے قائل ہیں جسے خدا تعالیٰ تجویز فرمائے۔ دوسرا یہ کہ میں نے ثابت کرنا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد پہلا خلیفہ حضرت علی المرتضیٰؓ ہے۔ اگر ان سے پہلے کوئی اور ثابت ہو جائے تو ہمارا مدعا باطل۔

یہ آیت وہی ہے جسے میں نے کل تلاوت کیا تھا۔ یہ مسئلہ خلافت ہمارے نزدیک عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اگر علی مرتضیٰؑ کی خلافت اس آیت سے ثابت نہ ہو سکے تو آیت کس کے بارے میں رہی۔ دوسرا یہ کہ جب خلافت عقیدہ ہمارا نصی عقیدہ ہے۔ تو ہمارے نزدیک اعتقادیات سے ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خدا کا وعدہ خلافت ہے بادشاہی کا نہیں۔ کیونکہ بادشاہ تو اچھے ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ ورنہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی قید کی ضرورت نہ تھی۔

۱۔ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا - زمانے دو ہیں ایک زمانہ امن کا۔
۲۔ سنیئے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ

قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

یعنی خوف سے آزمائے گا۔ نہ پہاڑوں پر چڑھیں گے بلکہ وہ صبر کریں گے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ دیکھئے صابر گروہ بھی امام ہیں اور صلوٰۃ بھی ان پر اُتری۔

۳۔ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی صبر امام ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔

۴۔ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ

۵۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ ۔ آل عمران

۶۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا دیکھئے میں نے قرآن مجید کی ۶ آیتیں پڑھ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آیت تطہیر بھی اہلبیت کے حق میں نازل ہوئی۔ صبر کرنے والے بھی اہلبیت ہی تھے۔ لہٰذا خلیفے بھی یہی بن سکتے ہیں۔

مناظر اہلسنت:۔ بعد از خطبہ یحییہ آپ نے فرمایا۔ حضرات مولوی اسمٰعیل نے لگانا تو تھا کان کو ہاتھ سیدھا مگر لگا دیا اُلٹا۔ بے چارہ کبھی آل عمران کا نام لیتا ہے۔ کبھی میرے سامنے وہ آیت پڑھتا ہے۔ جس میں آل یعقوب کا ذکر ہے۔ حالانکہ آج کے مناظرے میں نہ تو آل عمران کا مسئلہ زیر بحث تھا اور نہ آل یعقوب کا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے پاس خلافت بلافصل کی تائید میں کوئی آیت نہیں ہے بات صاف ہے کہ مسئلہ میرے اور ان کے درمیان

خلافت بلا فصل سیدنا علیؓ کا تھا۔ بس ایک سیکنڈ کی بات تھی وہ آیت پڑھ دیتے جس میں صاف طور پر ذکر موجود ہوتا۔ یہ جیت جاتا میں ہار جاتا۔

لوگو کتنا غضب ہے کہ مسئلہ عقیدے کا ہو اور قرآن بیان نہ کرے دیکھئے توحید کا مسئلہ عقیدے کا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نام لے کر بتایا گیا ہے۔ رسالت کا مسئلہ عقیدے کا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ نام لے کر بتایا گیا ہے قیامت کا مسئلہ عقیدے کا ہے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ نام لے کر بتایا گیا ہے ختم نبوت عقیدے کا مسئلہ ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ نام لے کر بتایا گیا ہے۔ بھلا یہ ہو سکتا تھا کہ حضرت علی مرتضیٰؓ کی خلافت بلا فصل کا مسئلہ بھی ہو اور قرآن نام لے کر بھی نہ بتائے۔ جواب دیا جائے۔

وہ کون سا عقیدہ ہے جس کا ذکر قرآن میں نہیں بشرطیکہ عقیدہ قطعی ہو میرے نزدیک وہ قرآن قرآن نہیں جو عقیدہ نہ بتائے اور وہ قطعی عقیدہ عقیدہ ہی نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ یعنی قرآن میں ہر قطعی عقیدے کا ذکر موجود ہے۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے جب خدا کا وعدہ ہے تو ہم نصی خلافت کے قائل ہیں میں کہتا ہوں یہ خدا کا کیسا وعدہ ہے کہ خلافت کا وعدہ ہو علی مرتضےٰؓ سے اور چھین لے ابو بکر صدیقؓ۔

اللہ تعالیٰ کا آدم علیہ السلام سے وعدہ ہوا۔ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ملائکہ نے جو کچھ کہا آدم علیہ السلام خلیفہ بن کے رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ ہوا اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ نمرود نے لاکھ مقابلے کئے لیکن ابراہیم

امام بن کے رہے۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا
طالوت سے بادشاہی کا وعدہ کیا۔ جالوت نے اور قوم نے ہر چند مخالفت
کی لیکن طالوت بادشاہ بن کے رہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وعدہ علی المرتضٰے سے
ہو اور خداوندی عہد پورا نہ ہو۔ مولوی اسمٰعیل صاحب بر سر اعلان مان جا کہ
خلافت بلا فصل کا وعدہ حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا نہیں تھا ورنہ
پورا ہو کے رہتا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا!

مولوی اسمٰعیل نے جو آیتیں بھی تلاوت کی ہیں ایک بھی خلافت بلا فصل کو
ثابت نہیں کرتی۔

پہلی آیت کا جواب ہو چکا ہے۔ دوسری آیت میں صابرین کا ذکر ہے حضرت
علی رض کی خلافت کا ذکر نہیں۔ تیسری بھی نام علی اور ان کے تذکرہ خلافت سے
خالی ہے۔ چوتھی آیت کا بھی حال یہی ہے۔ پانچویں آیت میں انبیاء کا ذکر ہے
حضرت علی کا نہیں۔ چھٹی آیت میں اہل بیت کا ذکر ہے اور اس سے مراد حضور
کی بیویاں ہیں۔ جبکہ پہلی آیتوں میں بیویوں سے خطاب چلا آ رہا ہے۔ آلِ ابراہیم
میں اگر حضرت علی رض داخل ہے تو امام حسن کی اولاد کو تم خلیفہ کیوں نہیں مانتے۔

جواب دو۔

مطالبہ:۔ اگر آپ کا عقیدہ ہے تو مہربانی کر کے حضرت علی رض کا نام قرآن
سے دکھانا ہوگا۔ اور خلافت بلا فصل کا لفظ دکھانا ہوگا۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ آپ

قیامت تک یہ دونوں لفظ قرآن مجید سے نہیں دکھا سکتے۔

شیعی مناظر:۔ حضرات قریشی صاحب میرا مطلب نہیں سمجھ سکے۔ میں نے تو اب تک خلافت مطلقہ کی تحقیق کی ہے۔ جب تک خلافت مقیدہ کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔ فرمائیے خلافت مطلقہ عقیدے میں داخل ہے یا نہیں۔

قریشی صاحب بار بار مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ علیؓ کا نام دکھاؤ۔ خلافت بلافصل کا لفظ دکھاؤ۔ میں نے کب کہا ہے کہ نہ دکھاؤں گا۔ اور ضرور دکھاؤں گا قریشی صاحب خلافت آل کا حق ہے یا تو خلفاء ثلثہ کو آل ثابت کرو ورنہ ان کی خلافت کا انکار کرو۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ ۔ بیویوں کے حق میں نہیں ہے کیونکہ کُمْ ضمیر جمع کا ہے اور اہل لفظ مفرد ہے نیز اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے اس بنا پر حضور علیہ السلام کی اولاد مراد ہے۔ بیویاں مراد نہیں ہیں۔ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ اگر پہلے آل تھی تو اب بھی خلافت آل میں رہے گی۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جمع ہے۔ ہم بارہ خلیفے مانتے ہیں۔ غالب کا لفظ نہیں تمکین کا لفظ ہے۔

مناظر اہلسنت:۔ حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب اب گھبرا چکے ہیں۔ دیکھئے میں نے عقائد کی تصریح کے متعلق قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تلاوت کی محمد رسول اللّٰہ والی آیت تلاوت کی۔ ختم نبوت کا ... میں نے مطالبہ کیا۔ کہ خلافت علیؓ کا ذکر دکھاؤ۔ لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب ہے کہ داؤ بیچا

سے کام لے رہا ہے۔ کبھی ادھر بھاگتا ہے۔ اور کبھی اُدھر دوڑتا ہے میں نے
خداوندی وعدے گن کے دکھائے۔ لیکن اس نے ان کا کوئی جواب نہ دیا۔
میں نے پوچھا اگر آل ابراہیم میں خلافت قائم رہتی ہے تو امام حسن کی اولاد
کیوں محروم ہے اس کا جواب بھی ابھی تک نہ دارد ہے۔ جو مضمون زیر بحث
ہے اس کو ہاتھ نہیں لگاتا اور جو بحث میں داخل نہیں اس کو بیان کئے جاتا
ہے۔ یاد رکھو ان چالاکیوں سے کچھ نہیں بنے گا۔ اور نہ بننے دوں گا۔ پتہ
بھی ہے۔ آج کس کے سامنے مناظرہ کر رہے ہو۔ قریشی ہوں قریشی ہ

اسمٰعیل کی جہالت :۔ مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ کُمْ ضمیر جمع کا ہے اور
اھل لفظ مفرد ہے حالانکہ اس کو اتنا پتہ نہیں کہ اَھْل لفظ کے اعتبار سے
مفرد اور معنی کے لحاظ سے جمع ہے۔ نیز اضمار قبل الذکر ضمیر غائب چھیڑ کر
دوسری جہالت کا ثبوت دیا ہے کہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا۔ ابن اجہل کو اتنی
خبر نہیں کہ اضمار قبل الذکر ضمیر غائب میں ہوتا ہے ضمیر خطاب میں ہوتا ہی نہیں
مولوی اسمٰعیل میں اگر اتنی علمیت تھی تو مناظرے میں آنے کی جرأت کیوں کرلی

سنبھل کے قدم رکھیو میکدہ میں مولوی صاحب
یہاں قسمت بدلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

کہتا ہے نبھں اھم اقتدہ مولوی صاحب ذرا ابراہیمی خلیفوں
کے نام تو گنوا دیجیے۔
ارشاد ہے اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا سے بارہ خلیفے مراد ہے کتنی جہالت ہے

اسے مِنکُم کہہ کر یہ تصریح کر دی ہے کہ خلفاء ان سے ہوں گے جو بوقت نزول آیت مسلمان ہو چکے تھے۔ اور آپ کے بارہ امام تو ابھی تک اصلاب آباء میں محفوظ تھے۔ افسوس کہ اسمٰعیل میرے اعتراض کے قطعاً جواب دیتا۔ اور سنیئے۔

۱۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا

(تشریح) جو بھی نبی آیا وہ دو پیغام لے کر آیا۔ ایک توحید دوسرے رسالت قوم نے دو جواب دیئے۔ یا نکلو یا ہمارا مذہب قبول کرو۔ خدا تعالےٰ نے بھی دو جواب دیئے۔ ظالموں کو تباہ کر دوں گا۔ اور نبوت کی پارٹی کو بسا دوں گا

اب اس قانون کے مطابق خدا تعالےٰ نے سب نبیوں کے ساتھ یہی وعدہ پورا کیا۔ لیکن جب سید الانبیاء کی باری آئی تو خدا تعالےٰ نے ظالموں کو بٹھا دیا۔ اور نبوت کی پارٹی کو ہٹا دیا۔ اگر یہی مطلب ٹھیک ہے تو فرمایئے خدائی پوزیشن کیا باقی رہتی ہے۔ جواب دیا جائے۔

۲۔ فَانْتَلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ اگر حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل تھی تو حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ کے خلاف اعلانِ جنگ کیوں نہ کیا۔

۳۔ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فرمایئے اگر خلفائے ثلٰثہ ظالم تھے تو حضرت علیؓ نے ان سے تعلقات کیوں قائم کئے۔ حالانکہ حکم یہ ہے کہ ظالموں کی طرف میلان بھی نہ کرو۔

آخر میں پھر وہی مطالبہ۔ نام علیؓ ہو خلافت بلا فصل کا ذکر ہو قرآن کی آیت ہو۔

شیعی مناظر:۔ حضرات میں نے بار بار مطالبہ کیا ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ اہلبیت کے بغیر اگر ہو تو بتاؤ۔ مگر قریشی صاحب میری باتوں کا جواب نہیں دیتے آدم

کی خلافت کا انکار شیطان نے کیا شیطان زندہ ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے گئے تھے تو لوگوں نے سامری کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ بتاؤ بادشاہ اور خلیفے میں کیا فرق ہے۔ اہا ہا صلوات دی چھل آدسے۔ ھا کَذَالِکَ رَبّکَ اسی طرح وہی خبط ارتا رہا جو پہلے کہتا رہا۔ کوئی بھی دلیل یا کوئی بھی جواب مضمون سے متعلق نہ تھا۔ آخر میں آیت مباہلہ تلاوت کی جس سے یہ ثابت کرنے کوشش کی کہ خلافت ان کا حق ہے۔

مناظر اہلسنت :۔ مولوی اسمٰعیل کا زور آج مطالبوں ہی مطالبوں پہ ہے اور بس میرے بیسیوں اعتراضات اور دلائل اس پر بطور قرض باقی ہیں۔ لیکن اتنا غبی ہے کہ جواب تک نہیں دیتا۔ دیتا کیا معنیٰ اسے آتے ہی نہیں۔ دیکھئے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ میں وعدہ ایمان والوں سے ہے اہل بیت کا لفظ نہیں۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے اہل بیت کا لفظ نہیں لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ سے لَیَسْتَخْلِفَنَّ اہل بیت نہیں۔ بہر حال مولوی اسمٰعیل آج کے مناظرے میں بالکل بے چارہ بے بس ہو چکا ہے۔ دیکھئے تو سہی سانس پر سانس ہے کپڑے سارے پسینے سے بھیگے ہوئے ہیں۔

مولوی اسمٰعیل اگر طاقت ہے تو اٹھو اور کہتے ہوئے خلافت بلا فصل اور حضرت علیؓ کا نام قرآن سے دکھاؤ ورنہ مناظرہ کرنے سے توبہ کرو۔

مناظر اہل تشیع :۔ اب اطمینان سے سنو جو قرآن سے جھوٹا وہ یقیناً جھوٹا۔ قریشی صاحب نے پوچھا ہے۔ استخلاف میں اہلبیت کا لفظ کہاں ہے

میں کہتا ہوں اگرچہ یہاں نہیں مگر مراد یہاں وہی ہیں۔ درد دی چھل آ دے۔
اسے قریشی صاحبؒ قرآن آل کے گھر نازل ہُوا ثلاثہ کے گھر نازل نہیں ہوا۔
میں خلافت بلا فصل ثابت کروں گا۔ اور ضرور کروں گا۔ ابھی تک تو دو گھنٹے
کا مناظرہ ہے۔

مناظر اہلسنّت:۔ مولوی صاحب نے خدا کا شکر ہے مان لیا۔ اب
صرف ان کا عذر باقی ہے کہ مناظرہ دو گھنٹے کا ہے جلدی کیوں کرتے ہو
واہ تیری چالاکی۔ مولوی اسمٰعیل اگر تیرے میں جان ہے تو دو گھنٹے کیا معنے ابھی
دلائل کے زور سے میرے گریبان کے زور سے جھنجوڑ کر مجھے تسلیم کروا دے۔
اگر میں تیرے سامنے موم ہوں تو ابھی ابھی پگھل جاؤں گا۔ مگر تجھے خبر ہے کہ
قریشیؒ پہاڑ ہے۔ پہاڑ وہ تیرے جیسے سے نہیں ہارتا۔ شاباش اٹھو اور خلافت
بلا فصل نام علیؓ مرتضےٰ کے ساتھ قرآن میں دکھاؤ تاکہ تو جیت جائے تیرے
شیعہ خوش ہو جائیں۔ اور میں ہار جاؤں اور میرے اہلسنّت گھبرا جائیں۔

شیعی مناظر:۔ اُٹھتے ہی اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا ہوا کہنے لگا سنو اب میں
اپنے مطلب کی آیت پڑھتا ہوں (سورہ زخرف) اِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا
عَلِيٌّ حَكِيْمٌ دیکھئے یہاں علیؓ کا نام ہے۔ نعرۂ حیدری شیعوں نے واہ
واہ کا شور مچا دیا ادھر قریشی صاحبؒ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے ترجمہ میں
علیؓ ابن ابی طالب دکھا دے۔

ہر طرف سے شور وغوغا تھا۔ داعی مناظرہ سردار گہنہ خان گاڈی اٹھا اور
انہوں نے اٹھ کر کہا۔ لوگو چپ رہو سنو۔

اگر علی لفظ کے نیچے ترجمہ علی لکھا ہوا ہے تو مولوی اسمٰعیل جیت گیا اور قریشی صاحبؒ ہار گئے۔ اور اگر اس کا ترجمہ نہیں لکھا ہوا تو قریشی صاحبؒ جیت گئے۔ اسمٰعیل ہار گیا۔ نیچے دیکھ کر فرمایا لوگو علی کا ترجمہ نیچے بلند تر لکھا ہوا ہے۔ اس بناء پر اسمٰعیل ہار گیا۔ اور قریشی صاحبؒ جیت گئے۔ بس پھر کیا تھا نعرۂ تکبیر سے فضاء آسمانی گونج اٹھی۔ ہر شخص تنظیم اہل سنت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا۔ قریشی صاحبؒ کو مبارک بادیاں مل رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو فتح و نصرت عطاء فرمائی۔

مناظرہ نمبر ۴

مؤرخہ ۸/۹/۵۵ از ۳ بجے شام تا ۵ بجے شام

موضوع مناظرہ:- عدم توریث از مالِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صدر مناظر اہلسنت:- مولانا سید حامد شاہ صاحب گجراتی۔

باقی مناظرین اور معین مناظر سابقہ مناظروں کی طرح وہی رہے۔

علامہ قریشی صاحبؒ کی افتتاحی تقریر

خطبہ تحمیدیہ کے بعد حضرات اس وقت میں نے مسلک اہلسنت کی

تحقیق کے مطابق یہ ثابت کرنا ہے کہ سرور کائنات ؐ کے مال میں وراثت نہ نہ چلتی ہے اور نہ چلی آپ کے مال سے نہ بیویاں وراثت کی مستحق ہیں اور نہ بیٹیاں۔ آپ کا ورثہ علم و فضل ہے جسے مل گیا اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔ نَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ اصول کافی

پہلا استدلال۔ قرآنی آیت: وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَ رِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی

طرزِ استدلال:۔ دیکھئے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی نگاہ کو آپ کے دامن کو دنیا کی خواہشات سے طمع اور لالچ سے پاک کر دیا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ آپ کو ان کے مال کی طرف نگاہ تک اٹھانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جب آپ کی یہ کیفیت ہے تو کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ سیدہ خاتون جو سیدالانبیاء کی صاحبزادی ہو اور حسنین مکرمین کی ماں ہو اور حیدر کرار کی بیوی ہو وہ طمع اور دنیاوی لالچ کے ماتحت یتیموں اور مسکینوں کے مال کو حاصل کرنے کے لئے کچہریوں میں مقدمے لڑتی پھرے۔ یہ حقیر صفتیں تو باقی لوگوں کے لئے ہیں۔ یہ گھرانا تو خدا کی قسم ان عیوب سے پاک ہے۔

دوسرا استدلال۔ زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مال کی محبت لوگوں کے لئے مزین

کر دی گئی ہے۔ رہا حضور علیہ السلام کا گھرانہ وہ بری ہیں۔

استدلال نمبر ۳:۔ تفسیر منہج الصادقین ج ۲ ص ۲۷ میں صاف طور پر مرقوم ہے کہ حضورؐ کے دل کو طمع مال سے خالی کر لیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ مان لیا جائے کہ حضور علیہ السلام کے مال وراثت کا سلسلہ چل سکتا ہے۔ تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضورؐ اس لئے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ کہ وہ مال اسباب جمع کریں اور اپنی اولاد کے نام الاٹ کر کے چلتے بنیں۔ کیا ردی ذہنیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مال فئے کسی کے ملک میں خدا تعالیٰ نے نہیں دیا۔

استدلال نمبر ۴: مَا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ جس طرح نبی کھا سکتا ہے اسی طرح آنحضورؐ کے رشتہ دار بھی کھا سکتے ہیں۔ اس میں نہ بیویوں کی تخصیص ہے اور نہ بیٹیوں کی تمام بھی کھا سکتے ہیں اور تمام مساکین بھی بلکہ تمام مسافرین اور مہاجرین بھی۔ جبکہ مال فئے کسی کے ملک میں نہ رہا تو وراثت کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔

استدلال نمبر ۵:۔ لیجئے یہ میرے ہاتھ میں مناقب فاخرہ وللعترۃ الطاہرۃ ہے اس کے ص ۱۷۹ میں ہے وَفِی الرِّوَایَاتِ الْخَاصَّةِ اِنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ بِهِمَا اِلَی النَّبِیِّ صلعم فِیْ مَرَضِهِ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَانِ اِبْنَانِ لِیْ فَوَرِّثْهُمَا فَقَالَ اَمَّا لِلْحَسَنِ فَلَهٗ هَیْبَتِیْ وَاَمَّا الْحُسَیْنُ فَلَهٗ شُجَاعَتِیْ ۔

طرز استدلال :- حضور علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہے کہ سیدہؓ اپنے دو پیارے بچوں حسنؓ حسینؓ کو لے کر دربار نبوی میں آتی ہیں اور عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ ان کو ورثہ دیجئے ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے نہیں دیا تھا تو آپ نے فرمایا میرے حسنؓ کے لئے میری ہیبت اور میرے حسینؓ کے لئے میری شجاعت ہے ۔ اگر حضور علیہ السلام کے مال سے ورثہ ہوتا تو حضورؐ ضرور دیتے معلوم ہوا کہ حضورؐ کے مال سے وراثت نہیں ہے ۔

استدلال ۶ :- یہ ہے شیعی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اس کے ج ۲ ص ۳۴۶ میں ہے ان العلماء ورثۃ الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا ۔ کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت درہم دینار نہیں ہوتی بلکہ علم و فضل ہوتی ہے ۔ مولوی اسمٰعیل صاحب اب تو صاف ہو گیا کہ انبیاء کے مال سے ورثہ جاری نہیں ہوتا ۔

استدلال ۷ :- یہ ہے اصول کافی اس کے ص ۳۴۶ ج ۲ میں ہے ان العلماء ورثۃ الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا یعنی کہ حضور علیہ السلام کے مال سے ورثہ نہیں ۔

استدلال ۸ :- یہ لیجئے میرے ہاتھ میں ملا باقر مجلسی کی مرآۃ العقول شرح فروع و الاصول ہے اس کے ص ۲۴ ج ۱ میں ہے ۔ فنجعلھم مساکنھا وملوکھا ۔

استدلال ۹ :- یہ بالکل ہی نیا استدلال پیش کر رہا ہوں امید ہے کہ اسمٰعیل صاحب کے کانوں نے بھی آج تک نہیں سنا ہو گا ۔ فروع کافی کتاب الوصایا ص ۳۱ ج ۲ میں ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص ہدیہ یا رکبادی پیش کرتا ہے کہ آپ کی لڑائی میں ایک

چشمہ فیض جاری ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا پینے والوں کو خوشخبری دے یہ تو مسافرین مساکین حجاج بیت اللہ پر وقف ہے لَا تُوْهَبُ اسے بخشا نہ جائے وَلَا تُبَاعُ اسے بیچا نہ جائے وَلَا تُوْرَثُ اس سے ورثہ نکالا نہ جائے جس نے ایسا کیا فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین اس پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، سب مسلمانوں کی لعنت۔

مولوی اسمٰعیل صاحب میں نے اس وقت حضورؐ کے مال سے ورثہ نہ نکلنے پر تو۔ زبردست دلائل پیش کئے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو نمبر وار ان کے جوابات دینا یہ ساری کتابیں میں نے شیعوں کی پیش کی ہیں۔

خطبہ کے بعد حضرت قریشی صاحب قبلہ نے حوالے پیش۔

شیعی مناظر:- فرمانے لگے فرما چکے کہ انبیاء علیہم السلام کے مال سے ورثہ نہیں ہے اب قریشی صاحب کے پاس کچھ باقی نہیں رہا۔ (اس پر قریشی صاحب نے اٹھ کر فوراً یہ کہا۔ مولوی صاحب جزاک اللہ جواب دیجئے میرا فکر نہ کیجئے میرے پاس تو حوالہ جات کا انبار ہے انبار) حکم ہوا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ ابھی قریشی صاحب حضورؐ کو بیویوں کی ضرورت نہ تھی۔ ان کے لئے کھانے پینے کے سامان کی ضرورت نہ تھی۔ کیا حضور علیہ السلام کھانے پینے سے مُبرا تھے۔ کیا آپ کے حجرے نہ تھے پھر کیا معنی کہ مال کو نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ قریشی صاحب لوگوں کو دھوکا نہ دیجئے۔
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ۔ کیا حضورؐ پر جامۂ بشریت تھا یا نہ۔ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ۔ حضورؐ کھانے تھے پینے تھے اور گلیوں میں بھی چلتے تھے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ۔ معلوم

ہوا کہ غنیمت خدا اور اس کے رسول کے لئے ہے مسلم شریف ج ۲ صہ ۹۲ کی شرح میں علامہ نووی لکھتے ہیں ثلثة حقوق احدھما ما وھب لہ نبی کانت لہ خاصة یعنی فدک حضور علیہ السلام کے لئے خالص تھی لوگوں نے حضور کی اولاد کو محروم کرنا چاہا قریشی صاحب نے حضور علیہ السلام کو محروم کر دیا۔

درمنشور ج ۲ صہ انا تارک فیکم الثقلین دیکھئے اہل بیت کی تابعداری کرنا ضروری ہے۔ لیکن قریشی صاحب ان کو حقوق سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں کیا معلوم کہ قریشی صاحب جتنا بھی علم نہ تھا۔

بخاری شریف میں ہے ان فاطمة سالت ابابکر بعد رسول اللہ۔ سنو شیعو حضور کی لڑکی کا سوال ہے ابوبکر کا دروازہ ہے۔ بخاری پہاڑ دو قرآن تو جانتا ہے یا سیدہ فغضبت فاطمة او بھوبی بی فاطمہ روتی ہوئی واپس آئی۔ ذاکر صاحب نے پگڑی اتاری اور پورا مرثیہ خوان بن کر رلانا شروع کر دیا (ترجمہ) وحید الزمان سیدہ فاطمہ ناراض ہوگئی۔

اور سنیئے و آت ذا القربی حقہ فاعطا فدک ای نوھبھا لہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین کیا قریشی آپ قرآن کو نہیں مانتے۔

مناظر اہلسنت: حضرات مولوی اسمٰعیل صاحب اصل میں گھبرا چکے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ میں مجلس پڑھ رہا ہوں۔ کبھی پگڑی اتارتے ہیں اور کبھی رلاتے ہیں۔ مولانا یہ میدان مناظرہ ہے ہوش کر کے بولنا پڑے گا۔ یاد رکھو رلانے والی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

لوگو آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے میری کسی دلیل کا جواب

نہ دیا۔ صرف پہلی آیت کا جواب دینا چاہا لیکن وہ بھی ادھورا۔ میں نے یہ کب
کہا ہے کہ حضورؐ کو بیویوں کی ضرورت نہ تھی۔ کھاتے پیتے نہ تھے۔ میں نے تو یہ
کہا ہے کہ دامن نبوت کو خدا تعالیٰ نے طمع اور حرص اور دنیاوی لالچ سے
بے داغ کر دیا ہے۔ اگر آپ داغدار کرنا چاہتے ہیں تو صاف اعلان کر دیجئے
میں نے آیت فئے پیش کی انہوں نے جواب نہ دیا۔ مناقب فاخرہ کی روایت
پیش کی من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارت پیش کی اصول کافی کی حدیث
پیش کی۔ مرۃ العقول سے تشریح پیش کی۔ فروع کافی سے قول علیؑ پیش کیا۔ افسوس
کہ مولوی اسمٰعیل کو کسی کا جواب نہ آیا مگر میں ایسا نہیں ہوں۔ اوّلاً آپ کے
دلائل کے جواب دونگا۔ پھر اپنے اعتراضات گنواؤں گا۔

لیجئے آپ نے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ پڑھی۔ آپ کو اس میں خبط ہے کہ
فدک فئے ہے یا غنیمت اپنی ٹرن میں ہر ایک کی تعریف کیجئے اور مابہ الامتیاز
فرق بتائیے۔ پھر ہر ایک کا حکم قرآن سے ثابت کیجئے۔

درمنثور کا حوالہ آپ کے مقصد کی تائید نہیں کرتا آپ نے صرف پبلک کو
متوجہ کرنے کے لئے پڑھ دیا ہے بخاری شریف کی روایت پڑھ کر آپ نے
بڑا شور مچایا ہے گویا پوری مجلس ہی سنادی۔ مولانا سنو اگر کسی روایت سے
رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کا دامن داغدار ہونے لگے گا۔ تو ہم
روایت کو قربان کر دیں گے۔ لیکن عزتِ رسولؐ کی بے عزتی گوارا نہیں کریں گے
ہم آپ جیسے نہیں ہیں کہ محبت کا دعویٰ بھی کرتے جائیں۔ اور دامن اہلبیت
کی توہین بھی کرتے جائیں۔

وآتِ ذَا الْقُرْبیٰ آپ کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہ آیت
مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور باغ فدک مدینہ میں حاصل ہوا۔ یوصیکم اللہ
فی اولادکم اس میں خطاب لوگوں سے ہے حضور سے نہیں آیت
مجمل ہے حدیث نے اس کا بیان کر دیا تفضیلت فاطمہ پڑھ کر آپ نے
بڑی بڑی باتیں کی ہیں۔

سنو اس کی روایت میں ایک راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری ہے
جو شیعوں کا بھی راوی ہے اور سنیوں کا بھی ہے۔ اصول کافی ص۳۴۱،
ص۳۶۹، ص۴۲۷ میں یہی راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ
یہ شیعوں میں جا کر شیعہ بن جاتا تھا۔ اور سنیوں میں جا کر سُنی بن جاتا ہے
پس جب روایت مقبول نہ رہی تو استدلال ہی نہ رہا۔ مولوی صاحب
کوئی صحیح دلیل پیش کرو شیعوں کی روایت پیش کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے ہو۔

تائید مزید) مجالس المومنین ص۳ میں ہے۔ چوں علماء شیعہ لعلت تمادی
اہل شنعان در زاویہ تقیہ متواری شدہ خود را حنفی شافعی نمودہ اند۔
یعنی شیعوں کے عالموں کی یہی عادت رہی ہے کہ تقیہ کر کے وہ حنفیوں
میں حنفی۔ شافعیوں میں شافعی مالکیوں میں مالکی بن کر گزارا کر رہے ہیں۔
امام بخاری کو تقیے کی وجہ سے پتہ نہ چلا سا انہوں نے اس سے روایت
کو قبول کر لیا۔

منتہی المقال ص۲۶۸ یہ شیعوں کی کتاب ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ
زہری شیعہ ہے یعنے یہ میری دوسری تائید ہو گئی۔

اگر دیانت ذرا بھی آپ کی طبع میں ہے تو انشاء اللہ آج کے بعد اس کو میدان مناظرہ میں پیش کرنے کی جرأت نہیں کریں گے کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے فدک نہ دیا۔ اسے مولانا پہلے محمد مصطفیٰؐ نے نہ دیا۔ اور آخر میں علی المرتضیٰؓ نے نہ دیا۔ درمیان میں ابوبکرؓ صدیق نے نہ دیا۔ اب آپ کو دو کا جواب پہلے دینا پڑے گا۔ اور ایک کا جواب بعد میں لینا پڑے گا۔

کہتے ہیں سیدہ ناراض ہوگئی۔ اسے مفتی صاحب اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْہِ موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام پر ناراض ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام پر فتویٰ لگائیے۔

شیعی مناظر حضرات میں نے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ والی آیت پڑھی لیکن قریشی صاحبؒ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ قریشیؒ صاحب نے نہری پر اعتراض کیا۔ اگر سُنّی نہ ہو پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔

حجۃ اللہ البالغہ میں ہے جو بخاری و مسلم کی توہین کرے وہ بدعتی ہے۔ قریشی صاحبؒ کہتے ہیں کہ شیعہ راوی بخاری مسلم میں داخل ہوگیا تو گویا پہلے سنیوں کے گھر داخل ہوا نہ۔

اب باتیں دو ہیں۔ یا تو شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا فتویٰ مانو اور یا انکار کرو۔ اور سنو مسلم شریف ص۹۱ فَوَجَدَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اب بخاری و مسلم موضوع ہو گئے۔ تو باقی کیا رہا۔ سیرۃ حلبیہ ص۴۸۴ ج۲ میں بھی یہی مضمون موجود ہے۔

مناظر اہلسنت حضرات آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ میں پہلے مولوی اسمٰعیل کے سب اعتراضات کا جواب دیتا ہوں اس کے بعد

اپنے اعتراضات کرتا ہوں یا دلائل پیش کرتا ہوں۔ لیکن مولوی اسمٰعیل میرے دلائل کو ہاتھ ہی نہیں لگاتا۔ میں نے زہری کو دونوں کا راوی اور مشتبہ الحال ثابت کیا۔ لیکن میرے فاضل مخاطب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اب پہلے ان کے مطاعن کے جوابات سنئے۔

حجۃ اللہ البالغہ کی عبارت پڑھ کر موہن بخاری کو بدعتی بتلاتا ہے۔ مولانا میں توہین نہیں کر رہا۔ میں تو تحقیق و تنقید کر رہا ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ تحقیق و تنقید کا حق سب کو حاصل ہے۔ شاہ صاحب کے زمانہ کی اپنی تحقیق میری اپنی تحقیق تحقیق هُمْ رِجَالٌ نَحْنُ رِجَالٌ۔

مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے گھر داخل ہوا۔ مولانا جب اصول کافی امام مہدی کے پاس غار میں گئی تھی تو یہ راوی امام مہدی کے گھر بھی گیا یا نہ جواب دو۔ آپ نے مضمون کو تازہ کرنے کے لئے وَجَدْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ والی روایت پڑھی ہے میں پوچھتا ہوں اگر غضب سیدہ سے کفر لازم آجاتا ہے تو۔

غضب ۱:۔ احتجاج طبرسی ص۵۴ میں ہے کہ حضرت سیدہ نے علی مرتضیٰؓ پر ناراض ہو کر کہا اشتملت شملة الجنين وقعدت بعرة الطنين ترجمہ آگے آجائے گا۔

غضب ۲:۔ جلاء العیون ص۱۳۶ جعفر طیار کی لونڈی علی مرتضیٰؓ کے پاس آتی ہے اور سیدہ دیکھتی ہے کہ علی مرتضیٰؓ اس لونڈی کی گود میں سر رکھ کر آرام

فرمائیں۔ آپ کو غصہ آیا تو بغیر اجازت بچوں کو لے کر اپنے باپ کے گھر چلی گئیں۔

غصب ۳ مولوی صاحب ذرا سوچ کر جواب دینا۔ حق الیقین مانند جنین دررحم پردہ نشیں شدہ ومثل خائنان دخانیان درخانہ خود گریختہ دیکھئے سیدہ اس روایت میں حضرت علی مرتضیٰؓ پر صرف ناراض ہو رہی بلکہ گالیاں بھی معاذاللہ دے رہی ہے۔ مولوی صاحب جواب دینا پڑے گا۔

غصب نمبر ۴ پہلے پہلے مَنْ اَغْضَبَهَا فَقَدْ اَغْضَبَنِیْ حضور علیہ السلام نے علی مرتضیٰؓ پر ناراض ہو کر فرمایا: غصب ۵ فلک النجاۃ ص ۱۴۱ میں بھی یہی مضمون ہے غصب ۶ علل الشرائع ص ۲۳ میں بھی یہی مضمون ہے۔ آخر میں میرا دعویٰ ہے کہ بی بی ناراض رہ نہیں سکتی قرآن میں ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اہلبیت کی یہ شان ہے۔ اگر غصہ آجائے تو پی جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو معاف بھی کر دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ احسان بھی کر دیتے ہیں فرمائیے سیدہ نے اس پر عمل کیا یا نہ اگر کیا تو آپ کا استدلال غلط اگر نہیں کیا تو نعوذ باللہ عاملۃ بالقرآن نہ رہی جواب دیا جائے۔

شیعی مناظر	لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ پہلے ثابت کرو کہ حضور کے رجال حضورؐ کے وارث ہیں یا نہ حضورؐ

کی نساء۔ حضورؐ کی وارث ہیں یا نہ۔

جلاء العیون میں جس ناراضگی کا ذکر ہے وہ تو منافقوں نے الزام لگایا ہے میرے ہاتھ میں صواعق محرقہ ہے اس کے ص ۱۴۱ پر درتفسیر کبیر ج ۸ کہ حضورؐ نے

سیدہ فاطمۃ الزہرؓا کو فدک ہبہ کر دیا تھا۔ قتادہ لے غریبیہ ص۱۳۴ میں ہے جَعَلَ هٰذِهِ القریة لفاطمة معلوم ہوا کہ فدک حضرت سیدہ کو حضور اکرمؐ نے ہبہ کر دیا تھا۔ قریشی صاحب آپ کو تسلیم کرنا ہوگا بغیر تسلیم کے آپ کو چارہ کار نہیں۔

مناظر اہلسنت | حضرات مولوی اسمٰعیل نے غصب سیدہ کے جوابات دینے کی کوشش کی مگر جواب نہ دے سکے

لاؤ اصول کافی اس کے ص پر ہے ان الائمة یعلمون علم ما کان وما یکون جب اماموں کو علم ما کان وَمَا یَکُوْنُ کا ہو تو اماموں کی ماں کو کیوں نہ ہو کہ وہ منافقوں کی جھوٹی بات پر اعتبار کر سکتی تھی افسوس ہے۔ اہا ہا۔ اور سن لو اب تک مولوی اسمٰعیل کا دعویٰ وراثت کا تھا لیکن اب لگے افسوس کرنے۔ مولانا اگر وراثت ہے تو ہبہ نہیں سنو اگر خلفاء نے نہیں دیا تو علی مرتضیٰؓ نے ثابت کر و میرا چیلنج ہے قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے للرجال نصیبٌ پر کہ آپ اپنا انبیاء علیہم السلام کے حالات کو اوروں پر قیاس نہ کرو۔ ثابت کرو کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے کہ میرا ورثہ $\frac{1}{4}$ حضرت عباس کو دینا $\frac{1}{8}$ ازواج کو دینا اور $\frac{1}{2}$ سیدہ کو دینا خدا القربٰی میں نہ عباس آئے نہ بیویاں آئیں آئی تو صرف سیدہ قرائن پیش کرو۔ ا۔ انصافی شرح اصول کافی میں ص۳۵۸ میں ہے لیس فی المال النبی والولی زکوٰۃ کہ نبی اور ولی کے مال میں زکوٰۃ نہیں جب زکوٰۃ نہیں تو ورثہ کیسا۔ (۲) اصول کافی ص۳۵۲ هو الامام من بعده یضعفہٗ حیث یشاء کہ وہ مال امام کے لئے ہوتا ہے جہاں ۔ ۔ ۔ ۔ تقسیم کرے

معلوم ہوا کہ کسی کا حق نہ رہا۔ (۳) حضرت علی رضؓ کے ۸ بیٹے تھے ثابت کرو کہ انہوں نے وارث بنایا ہو جو فتویٰ علی رضؓ پر وہ ابو بکر رضؓ پر۔

شیعی مناظر۔ حضرات میں نے بہت سی آیتیں تلاوت کی ہیں مثلاً یُوصِیکُمُ اللہُ۔ لِلرِّجَالِ نَصِیبٌ مگر مولانا نے جواب نہیں دیا۔ اور مولانا فدک کے سلسلے میں تو حضرت علی رضؓ ابو بکر رضؓ و عمر رضؓ کو خائن سمجھتے تھے۔ مسلم شریف ص۹۱ میں ہے فرمایا تم کاذِبًا غَادِرًا خَائِنًا بتایئے جن کو علی مرتضیٰؓ خائن اور غادر سمجھیں ہم کیوں نہ ان کو ایسا سمجھیں۔ قریشی صاحب کہتے ہیں امام مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ جانتے ہیں۔ مولوی صاحب کیا عائشہ صدیقہ رضؓ کے حالات کو حضورؐ جانتے تھے یا نہ۔

علامہ قریشی کی تقریر:۔ حضرات میں تو سب دلائل کا جواب دے چکا ہوں مگر جو نہ مانے اس کا علاج کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق تو حضورؐ کا بیان ہے وَاللہِ مَا اَدْرِیْ فِیْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا کی قسم میں اپنے گھر کے متعلق تو بہتر حالت جانتا ہوں۔ لاؤ مسلم میں دکھاؤں آپ کی وہ حدیث جس میں آپ غَادِرًا خَائِنًا پڑھ رہے ہیں۔ قریشی صاحبؒ نے لے کر بتایا لوگو اس روایت میں بھی وہی راوی محمد بن مسلم بن شہاب زہری موجود ہے جس کی تحقیق میں پہلے کر چکا ہوں۔ بس لوگوں نے واہ واہ کے نعرے لگائے قریشی صاحبؒ نے کہا ان شیعی روائتوں کے بغیر اور روائتیں ملتی ہی نہیں۔

اصول کافی میں میں نے ۲ مقامات پر اس کی روایت دکھائی ہے۔ معلوم ہوا کہ شیعہ راوی۔ مولوی اسمٰعیل نے مطالعہ کیا اس کا شیعہ ہونا ہماری کتابوں

سے دکھاؤ۔ قریشی صاحب نے جھٹ منتہی المقام اٹھائی اور اس کا صفحہ ۲۴۸ کھول کر پڑھا ھٰذا تدلّ علیٰ تشیعہ یہ ہے عبارت جس میں زہری کا شیعہ ہونا لکھا ہے۔ اسمٰعیل نے کہا کتاب دکھاؤ جب کتاب دیکھی تو شور زیادہ کیا کہ یہ تشیع کا لفظ ہے شیعہ کا نہیں ہے قریشی صاحبؒ نے فرمایا یہ ہے مناظر کا شرائط نامہ اس میں آپ کے مناظر کو اہل تشیع لکھا گیا ہے۔ اگر یہاں اہل تشیع سے مراد شیعہ ہے تو وہاں بھی شیعہ۔ ابھی پورے پندرہ منٹ باقی تھے کہ اسمٰعیل سر پہ کلاہ والی پگڑی رکھ کر فرار کر گیا۔ خدا تعالیٰ نے اہلسنّت کو فتح نصیب فرمائی۔

تنظیم اہلسنّت زندہ باد۔ پاکستان زندہ باد۔ علامہ قریشیؒ زندہ باد۔

تمت بالخیر

توحید اور شرک کی حقیقت
(از مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری)

کس قدر حسرت وافسوس بلکہ حیرت واستعجاب کا مقام ہے کہ آج ہم نام فرزندان توحید توحید کی حقیقت اور شرک کی ماہیت سے بے خبر ہیں جس کی وجہ سے اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی شرک میں ملوث ومبتلا ہیں (معاذ اللہ) مولانا سید نور الحسن بخاری نے اپنی اس ضخیم کتاب میں توحید اور شرک کی حقیقت خوب واضح کی ہے شرک کے عوامل ومحرکات، اس کے آغاز، اس کی تاریخ، اس کی اقسام، انواع نیز شرک فی العبادت کے تحت سجدہ، نذر ومنت ذبح ونحر اور ما اہل بہ لغیر اللہ پر مفصل بحث کی ہے۔ عبادت کے معنی، اس کی تعریف اور قسموں کے بعد اس کے تین اصول یعنی الوہیت کی تین بنیادی صفات خاصہ علم غیب، حضور شہود اور اختیار کل کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا آخری باب سدِ ذرائع شرک پر مشتمل ہے۔ اس میں تجاوز فی التعظیم، حلف، قبر اور فتنۂ قبر اور تصویر وغیرہ پر مدلل بحث ہے۔ ضمناً دعاء، وسیلہ، ریاء، اطاعت غیر اللہ وغیرہ مسائل پر مفصل بحثیں ہیں مختصر یہ کہ بڑی ایمان افروز، قابلِ مطالعہ تالیف ہے۔ ضخامت بڑے سائز کے ۴۰۸ صفحات، طباعت عکسی

قیمت مجلد ۱۸ روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

علاماتِ قیامت
(تالیف شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ترجمہ مولانا نور محمد)

جس میں قیامت کی تمام نشانیاں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے حوالوں کے ساتھ لی گئی ہیں۔ فی الحقیقت اس سے زیادہ صحیح اور مستند آثار قیامت یکجا آج تک آپ کے مطالعہ سے نہ گزرے ہوں گے۔ قیمت عمدہ کاغذ -/۱ معمولی کاغذ -/۷۵

ملنے کا پتہ

کتب خانہ حافظ خیر محمد حافظ نور محمد انور ۱۹ سلطان پورہ روڈ لاہور

میری نماز (عکسی) مولانا محمد ادریس انصاری

صبح کی نماز کیوں فرض ہوئی ▲ مغرب کی نماز فرض کرنے کی کیا وجہ ہے ▲ نماز میں کعبہ کیطرف منہ کرنا کیوں ضروری ہے ▲ نماز میں ہاتھ باندھ کر کیوں کھڑے ہوتے ہیں ▲ نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کرنے کی کیا وجہ ہے ▲ نماز میں الحمد کیوں پڑھی جاتی ہے ▲ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کیوں پڑھا جاتا ہے ▲ نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے ▲ ایک سجدے کے بعد بیٹھنے میں کیا حکمت ہے ▲ رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے میں کیا حکمت ہے ▲ امام ظہر اور عصر میں قرآن آہستہ اور مغرب و عشاء اور فجر میں بلند آواز سے کیوں پڑھتا ہے ▲ نماز کے اختتام پر سلام کا لفظ کیوں مقرر ہوا ▲ نماز کے لئے عصر کا وقت کیوں مقرر ہوا ▲ نماز کی ابتدا اللہ اکبر سے کیوں کی گئی۔

نماز کے متعلق یہ سوالات اور ان کے جوابات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو آج ہی کتاب "میری نماز" منگوا کر مطالعہ کریں۔ کاغذ سفید قیمت دو روپے پچاس پیسے علاوہ ڈاک خرچ

ایمان (از حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری) مسوّن مکمل جواب مجرب ۶

اسلام میں نماز کا کیا رتبہ ہے؟ نماز کی فضیلت اور اہمیت کیا ہے؟ نماز کے فرائض، واجبات، مستحبات، مفسدات، مکروہات اور سنن نماز کیا ہیں؟ مرد اور عورت کی نماز کا فرق کیا ہے؟ نماز قصر، نماز وتر، نماز جمعہ، استخارہ، نماز اوابین، نماز چاشت، نماز اشراق، نماز جنازہ، چاند و سورج گرہن کی نماز، صلوٰۃ التسبیح، نماز استسقاء اور ہر مشکل کیلئے نمازوں کی تفصیل کیا ہے؟ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟ زکوٰۃ کی اہمیت کیا ہے؟ حج کس پر فرض ہے اور حج کی فضیلت و اہمیت کیا ہے؟ میت کو نہلانے، کفنانے اور دفنانے کی تفصیل کیا ہے؟ خطبہ جمعہ و عیدین و نکاح کو لکھ دیا ہے اور ان کی فضیلت و اہمیت بتائی ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ، صبح کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ کیا ہے؟ ظہر، عصر اور عشاء کی دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ کیا ہے؟ غسل کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ کتابت، طباعت عکسی، کاغذ سفید، سرورق خوبصورت، ہدیہ چار روپے پچاس پیسے علاوہ ڈاک خرچ۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ حافظ تبر محمد حافظ نور محمد اکبر ۱۹ سلطان پورہ روڈ لاہور

تصانیف علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ

منہاج التبلیغ دو حصے یکجا	۱۰/۵۰
براہینِ اہلِ سنت دو حصے	۱۵/
مصباح المقربین	۲/۵۰
اہلِ سنت پاکٹ بک تین حصے یکجا (زیر طبع)	۱۰/۵۰
مناظرہ جھوک دایہ	۱/۵۰
عظمت الصحابہ رض	۱/۵۰
تعارف خلفائے راشدین رض	-/۷۵
جلاء الاذہان (زیر طبع)	۴/-
مخزن التقاریر دو حصے	۶/-
کشف الحقیقت (زیر طبع)	۱۲/-
مجرباتِ ہاشمیہ	۱/۵۰
منہاج الاطباء	۱/۵۰

علاوہ ڈاک خرچ مندرجہ ذیل پتوں سے خریدیئے

۱۔ مکتبہ اہلِ سنت کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

۲۔ کتب خانہ حافظ نجیب محمد حافظ نور محمد انور ۱۹ سلطانپورہ روڈ لاہور